آسان مسائل

(بچیوں اور عورتوں کے مخصوص مسائل)

م۔ وحیدی

دارالاشاعت [illegible]

الذي علم بالقلم

ZAHRA INSTITUTE OF ADVANCE
RESEARCH & TRAINING
ZAHRA(S.A.) ACADEMY KARACHI
LIBRARY.

ACCESSION NO.: 148

CALL NO.:

VOL.:

DATE: 22-12-05

آسان مسائل

(بچیوں اور عورتوں کے مخصوص مسائل)

فارسی : م ۔ وحیدی

اُردو :
ترتیب وتہذیب واضافات
بیگم ط ۔ سیدہ

یکے از مطبوعات

دار الثقافۃ الاسلامیۃ پاکستان

۲ ۔ جے ۔ ۵/۴ ۔ ناظم آباد ۔ نمبر ۲ ۔ کراچی

Zahra Institute of Advance Research & Training
AC No.: 148
Date: 22-12-05
ZAHRA (S.A.) ACADEMY PAKISTAN

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	آسان مسائل
موضوع	بچیوں اور عورتوں کے مخصوص مسائل
فارسی متن	م۔ وحیدی
اردو ترتیب و تہذیب و اضافات	بیگم ط۔ سیدہ
کتابت	سید جعفر صادق
ناشر	دارالثقافۃ الاسلامیہ پاکستان
طبع اول	۱۴۰۷ھ۔ ۱۹۸۶ء

طبع ہفتم

ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ جون ۲۰۰۲ء

نذرانۂ عقیدت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ عزّ وجل کی لامتناہی حمد و ثنا ——— !

محمد و آلِ محمد پر بے پناہ درود و سلام ——— !!!

اور ،

شہدار اسلام کے حضور نذرانۂ عقیدت ——— !!!!

کے ساتھ ،

اپنی اس کاوش کو اللہ جل جلالہ کی خوشنودی اور ارواح معصومینؑ و شہدا، و صالحین کی بالیدگی کی خاطر !

فرزند فاطمہ الزہراء حضرت بقیۃ اللہ

امام مہدی

آخر الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ وجعلنا من انصارہ

کے حضور نذر کرتی ہوں۔

اور

بارگاہِ ربوبیت میں

اس نذرانہ کی قبولیت کے ساتھ ؛

اسلام کی سربلندی ——— !

اور

اپنی عظیم والدہ ،

مرحومہ کنیز زہرا بنت مولانا سید محمد جعفر نقوی مرحوم کی

مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعاگو ہوں ۔

آمین بحق محمد و آلہ الطاہرین ۔

طلعت سیدہ

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِس وقت اسلامی ملکوں میں دین شناسی و دین فہمی کی فضا چھائی ہوئی ہے۔ اسلامی فلسفے اور اسلامی قانون پر بحث و نظر عام ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ مرد و زن دونوں اسلام کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ اِدھر دشمنانِ اسلام فضا میں مہلک شعاعیں اور جراثیمی ذرات پھیلانے میں کمی نہیں آنے دیتے۔ کمیونزم، سوشلزم، آزادی اور علمی دعووں کے ڈھول کان پڑی آواز سننے سے روک رہے ہیں۔ اسلام چونکہ سماجی، اقتصادی، انتظامی اور فکری جہات میں ہمہ گیری رکھتا ہے اس لیے استعماری طاقتیں حقیقی اسلام تک پہنچنے میں رکاوٹیں کھڑی کرتی رہتی ہیں۔ پاکستان کے سمجھدار حضرات اس نکتہ سے باخبر ہیں ہمارے ملک میں خدا کا شکر ہے کہ عشقِ رسول ؐ اور محبتِ آلِ رسول ؐ کی بدولت دوسرے پروپیگنڈے زیادہ مؤثر ثابت نہیں ہو رہے ہیں۔ اللہ ہم سب کو اسلام

پر زندہ رکھے اور اسلام پر اٹھائے۔

اسلامی زندگی کا ڈھانچہ اخلاقیات، عقائد اور احکام پر قائم ہے۔ احکام سے مراد اسلام کا آئین اور قانون ہے۔ اسلامی اخلاق سے مسلمان پہچانا جاتا ہے۔ اسلامی عقائد سے انسان کی فکری اور عملی توتیں سیدھی راہ پر گامزن ہوتی ہیں۔ اور احکام، احکام سے آگاہی اور ان پر عمل مسلمان کو مومن، مومن کو پاکباز اور پاکباز کو متقی بننے میں مدد دیتے ہیں۔

احکام جانے بغیر اسلام شناسی بے معنی ہے۔ احکام کا علم حاصل کیے بغیر مسلمان کا عمل ناقص ہے۔ اتفاق سے علم دین کا جو چرچا مسلمان معاشرے میں ہونا چاہیے تھا وہ نہیں ہوا۔ اس کا سبب کچھ تو دنیا کی رنگینیاں ہیں اور کچھ ہماری غفلتیں۔ اس کے باوجود ایک گروہ اپنی ذمہ داری محسوس کر رہا ہے اور علمائے اسلام کی مدد سے فقہ کا چرچا پھیل رہا ہے۔

طلعت سیدہ سلمہا نئی نسل کی ان جواں ہمت خواتین میں سے ہیں جنھوں نے حصول علم دین کے لیے کمر باندھی اور نئی تعلیم کی سندِ کمال لینے کے بعد طلب علم کے لیے مرکز علوم دین کا رُخ کیا۔ وہ ماشاءاللہ فقہ کے نصاب اعلیٰ میں پہنچ رہی ہیں۔ ذہانت اور محنت نے انھیں منزل کمال تک پہنچا دیا۔

عزیزہ سلمہا نے زیر نظر کتاب اپنی بہنوں کے لیے لکھ کر یہ ثبوت فراہم کیا ہے کہ خواتین کی دینی معلومات مہیا کرنے کے لیے وہ صاحب استعداد و صلاحیت ہیں۔ اس پر میں اللہ کا ہزار ہزار شکر ادا کرتا ہوں۔ طلعت سیدہ اللہ انھیں طولِ عمر، کمالِ علم اور درجاتِ تقویٰ عطا فرمائے قابل آفرین ہیں کہ انھوں نے پڑھنے کے ساتھ لکھنے کا رویہ اپنایا ہے اور اس کام کی ابتدا خواتین کے لیے خصوصی احکام شریعۃ کی اشاعت ہے۔

کتاب کی ترتیب، احکام کی درجہ بندی میں تالیف کے جدید تقاضوں کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ عزیزہ دامت توفیقاتہا اس کوشش میں کامیاب ہوئی ہیں۔ اللہ ان کی اس محنت سے قوم کی خواتین کو مستفیض ہونے کی توفیق دے اور میری بہو صاحبہ کو مزید توفیقات سے سرفراز فرمائے۔

سید مرتضیٰ حسین صدرالافاضل

مغلپورہ لاہور

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بفضلِ پروردگار "دار الثقافۃ الاسلامیۃ" کی تازہ کوشش حاضرِ خدمت ہے۔ اسلامی معارف و مسائل پر صحیح اور مستند لٹریچر فراہم کرنا ہمارے ادارے کے اولین مقاصد میں سے ایک ہے۔ خواتین اور بچیوں کے مسائل سے متعلق یہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ بہت مدت سے اس موضوع پر ایک جامع و منظم کتاب کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی چونکہ اس سے پہلے اُردو زبان میں اس سلسلہ میں کوئی مستقل کتاب موجود نہیں تھی۔

مختلف مراجع کے رسالہ ہائے عملیہ (توضیح المسائل) میں گرچہ یہ مسائل موجود تھے لیکن وہ بھی ایک خاص روایتی طرز پر پرانی اصطلاحات کے ہمراہ، جن کا سمجھنا ہمارے موجودہ معاشرہ کی خواتین کے لیے ایک مشکل امر تھا۔ دوسری طرف جیسا کہ واضح ہے کہ یہ مسائل بے انتہا اہمیت کے حامل ہیں۔ نماز و روزہ

جیسی اہم عبادات اسی طرح اور دوسرے اعمال میں ان کا عمل دخل آشکارا ہے۔

ان سب کے علاوہ ہمارے معاشرہ میں جو دین کے سلسلہ میں عمومی طور پر غفلت اور جہالت پائی جاتی ہے اس میں خاص طور پر عورتیں اپنے مخصوص مسائل سے ناآشنا و غیر مانوس نظر آتی ہیں بلکہ بعض مسائل کا پوچھنا اور دریافت کرنا بھی شرم و حیا کے خلاف تصوّر کیا جاتا ہے جبکہ غیر اخلاقی اقدار اور فسق و فجور کے مظاہر، شرافت کی علامت و معیار بن چکے ہیں۔

ان ہی تمام باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے ایک ایسی کتاب کی اشد ضرورت کو محسوس کیا کہ جس میں عورتوں کے مسائل کو منظم انداز اور آسان زبان میں پیش کیا گیا ہو۔

اس مقصد کے لیے فارسی کی کتاب "احکام بانوان" کا انتخاب کیا گیا کہ جس کے ترجمہ کی زحمت جامعۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی فاضل طالبہ محترمہ بیگم ط۔ نقوی صاحبہ کو دی گئی جس کو انھوں نے بطور احسن انجام دیا۔ محترمہ نے کتاب کے آسان ترجمہ کے ساتھ ساتھ **حضرت امام امت روحی فداہ** سے ہونے والے جدید سوالات و جوابات کا اضافہ فرما کر کتاب کو ہر لحاظ سے جامع بنا دیا ہے۔

محترمہ بیگم ط۔ نقوی صاحبہ کا شمار حوزہ علمیہ قم کی پاکستانی طالبات میں سینئر فاضل طالبات میں ہوتا ہے۔ ادارہ، محترمہ کے لیے نہایت تشکّر کے ساتھ دعاگو ہے کہ خداوند عالم ان کی اور دوسری طالبات کی علمی و معنوی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے۔

نظر ثانی و تصحیح کا کام محقق وحید علامہ مرتضیٰ حسین صاحب صدر الافاضل نے انجام دیا ہے جس کے لیے ہم علامہ صاحب کے تہِ دل سے شکر گزار ہیں۔

طباعت کے سلسلے میں بھی ہماری کوشش رہی ہے کہ اس اہم اور ضروری کتاب کو بہترین معیار پر اور اغلاط سے پاک طبع کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ قابل استفادہ ہو۔

امید ہے کہ ہماری یہ کاوش مورد نظر حضرت ولی عصر عج اللہ فرجہ الشریف واقع ہوگی

ادارہ

ZAHRA INSTITUTE OF ADVANCE
RESEARCH & TRAINING
ZAHRA (S.A.) ACADEMY KARACHI
LIBRARY

عرضِ مترجم

اللہ جل جلالہٗ کی حمد و ثنا، ———— ،

محمد وآل محمد پر درود و سلام ———— ،

شہدائے اسلام کی ارواح کے حضور نذرانہ عقیدت ———— ،

مجاہدینِ اسلام کی فتح و نصرت کی تمنا ———— ،

امام خمینی مدظلہ العالی کی صحت و قوت و استقامت و طولِ عمر کی دعا ،

اور ———— ،

امام زمانہ صلوات اللہ و سلامہ علیہ کے جلد از جلد ظہور کی آرزو۔!

کے بعد

"آسان مسائل"

کے نام سے اپنی علمی کاوش کا پہلا نمونہ ، علمائے کرام ، طلاب ذوی الاحترام اور قارئین گرامی کے حضور کرتی ہوں اور لغزشوں کے اعتراف

کے ساتھ حاضر ہے۔

اس کاوش میں،

اس بات کی سعی کی گئی ہے کہ خواتین اور بچیوں سے متعلق اہم مسائل کو آسان انداز میں اس طرح پیش کیا جائے کہ کم سے کم توجہ سے زیادہ سے زیادہ مسائل سمجھائے جاسکیں۔

چونکہ

خواتین سے متعلق مسائل بہت حساس اور بہت زیادہ باریکیوں کے حامل ہیں اس لیے کوشش کی گئی ہے کہ انھیں اس طرح بیان کیا جائے کہ عام لڑکیاں اور خواتین ان مسائل کو بغیر کسی الجھاؤ کے سمجھ سکیں۔

اصل کتاب،

فارسی میں ہے اور اس کا نام:

"احکامِ بانوان"

ہے جسے استادِ محترم حجۃ الاسلام حاج شیخ محمد وحیدی دامت برکاتہٗ نے تحریر کیا ہے۔ ہم نے ترجمہ کے بجائے اس کے مطالب کو اردو زبان میں مزید تقسیم بندی اور وضاحت کے ساتھ مرتب کیا ہے اور حوالوں نیز ابواب کی ترتیب بدل دی ہے۔

اس کے علاوہ ہم نے تمام حوالوں کو خود اصل کتابوں سے مطابقت کر کے درست کرلیا ہے اور کتاب کے آخر میں فہرست مآخذ اور فہرست کتاب بھی مرتب کردی ہے۔

خیال تھا کہ کتاب کے آخر میں اشاریہ (INDEX) کا بھی اضافہ

کردیا جائے لیکن چونکہ طباعت کے دوران ہی مفصل تر کام کا ارادہ ہوگیا اس لیے اسے بعد کے لیے چھوڑ دیا ہے۔

لیکن ،

ابھی اس موضوع پر مزید کام باقی ہے جس کے لیے یا تو اسی کتاب کی دوسری اشاعت یا اسی موضوع پر ایک زیادہ مفصل کتاب قارئین کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

اس لیے ،

قارئین کرام ، خصوصاً علماء ، طلبہ اور خاص طور سے میڈیکل کی طالبات سے درخواست ہے کہ ،

اگر ـــــ ،

ان کے ذہن میں ،

خواتین سے متعلقہ مسائل ـــــــ ،

کے بارے میں سوالات یا مسائل یا اس کام کو مزید موثر بنانے کے سلسلہ میں تجاویز ہوں تو براہ کرم ناشر ادارہ کے ذریعہ ہمیں ضرور فراہم کریں۔

تاکہ ،

آئندہ اشاعت کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

اپنے شرعی فریضہ کے طور پر ـــــــ :

میں ان تمام خواتین و حضرات اور اداروں خصوصاً دار الثقافۃ الاسلامیہ اور اس کے کارکنوں کی شکریہ کے ساتھ دعاگو ہوں کہ :

اللہ جل جلالہٗ ـــــــ !

ان سب کو اس کتاب کی تیاری اور نشر و اشاعت کے سلسلہ

میں اجر جزیل عطا فرمائے
آمین بحق محمد و آل الطاہرین۔

جنہوں نے اس کتاب کی تیاری اور اشاعت کے مختلف مرحلوں میں میری ہمت افزائی اور مدد کی ہے۔

اور ————

آخر میں ———— ،

میں اپنے محترم قارئین سے اپنی اُن والدہ ماجدہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے ملتمس دعا ہوں جن کی تربیت اور دل سوزی کے سبب میں اس قابل ہوئی کہ یہ کتاب ملت اسلامیہ کے حضور نذر کر سکوں۔

والسلام
طلعت سیّدہ
عید ولادت حضرت امام رضا علیہ السلام

۱۱ ذی قعدہ ۱۴۰۶ھ
جامعۃ الزہراء
حوزۂ علمیہ قم
جمہوری اسلامی ایران

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا حصہ

پوشش

(بدن چھپانا)

گفتگو کے عناوین :

① — بدن چھپانے کی حد

② — لباس کی شرطیں

بدن چھپانے کی حد

خواتین کے لیے بدن چھپانے کی حد!

- ۱۔ نماز کے دوران
- عام حالات میں
  - ۲۔ ہم جنس سے (یعنی عورت عورت سے)
  - غیر ہم جنس سے (یعنی عورت مرد سے)
    - ایسے مرد سے جو لذت اور ریبہ کے بغیر نگاہ ڈالے
      - ۳۔ محرم
      - نامحرم
        - نابالغ (بچہ)
          - غیر ممیز بچہ
            خواتین کے لیے ایسے بچّے سے بدن چھپانا ضروری نہیں ہے جو اچھے بُرے میں تمیز نہ کرسکتا ہو اور اس کی جنسی حس بیدار نہ ہوئی ہو۔
          - ۵۔ ممیز بچہ
        - ۴۔ بالغ
    - ایسے مرد سے جو لذت و ریبہ کی نگاہ سے دیکھے:
      عورت کو شوہر کے علاوہ تمام ایسے مردوں سے خواہ وہ بالغ ہوں یا نابالغ، محرم ہوں یا نامحرم. جو اس پر لذت یا ریبہ کی نگاہ ڈالیں، اپنا پورا جسم حتی کہ چہرہ اور ہتھیلیاں بھی چھپانا واجب ہیں۔

۱-●-نماز میں :

خواتین کے لیے واجب ہے کہ نماز کے علاوہ عام حالات میں جب بھی وہ کسی نامحرم کے سامنے ہوں تو وہ :

الف- اپنی ہتھیلیوں کو کلائیوں تک

اور

ب - اپنے چہرہ کے فقط اتنے حصّہ کو جس کا دھونا وضو میں واجب ہے

کے علاوہ ،

اپنے جسم کے تمام حصّوں حتیٰ کہ بالوں تک کو اچھی طرح چھپائیں ۔

چنانچہ ؛

اگر نماز پڑھنے کے موقع پر بھی کوئی نامحرم سامنے ہو تو بھی یہی حکم ہے۔

لیکن ——— ؛

اگر نماز کسی ایسی جگہ پڑھی جارہی ہو جہاں کوئی نامحرم موجود نہ ہو، خواہ وہ جگہ ایسی ہی کیوں نہ ہو جہاں لوگوں کی آمدورفت کا کوئی امکان تک نہ ہو مثلاً خالی کمرہ ہو اور اندر سے بند ہو

تب بھی ،

خواتین کے لیے جسم کے ان تین حصّوں کے علاوہ پورے جسم کا اچھی طرح چھپانا واجب ہے ؛

الف : ہتھیلیاں کلائیوں تک ۔

ب : چہرہ کا فقط اتنا حصّہ جس کا دھونا وضو میں واجب ہے ۔

ج : پیروں کے تلوے اور گٹے تک اوپر کا حصّہ ۔

البتہ :

اس بات پر توجہ رہے کہ جن مقامات کے کھلے رکھنے کی اجازت ہے ان کے پورے حصہ کے بجائے کچھ کم ہی حصہ کو کھلا رکھا جائے تاکہ یہ یقین ہوجائے کہ اپنے وظیفہ پر عمل کرلیا گیا ہے۔

نیز :

خواتین کے لیے جسم کے ان حصّوں کا کھُلا رکھنا بھی فقط اسی وقت تک جائز ہے جب تک کوئی مرد (خواہ محرم ہو (شوہر کے علاوہ) یا نامحرم) اس کی طرف بُرے ارادہ یا لذّت و ریبہ[۱] کی نظر سے نہ دیکھ رہا ہو۔

ورنہ :

اگر کوئی شخص اس کو لذّت و ریبہ یا بُرے ارادہ اور گناہ کی نظر سے دیکھ رہا ہو تو گناہ میں مددگار نہ بننے کے لیے ایسے موقعوں پر اس شخص یا اشخاص سے ان تمام حصّوں کا چھپانا بھی واجب ہوجائے گا[۲]

۲ ـ ● ـ عورت عورت سے :

خواتین کے لیے آپس میں ایک دُوسرے سے فقط عَوْرَتَیْن[۳] یعنی شرمگاہوں

---

[۱] ریبہ : فقہی اصطلاح ہے جس کے معنی کسی عورت کی طرف لذت آمیز، گناہگارانہ، لالچی نظر سے دیکھنے کے ہیں۔

[۲] عروہ : فی الستر والساتر ؛ مسئلہ ۵ و باب النکاح مسئلہ ۱۵

[۳] عَوْرَتَیْن : عورت کی تثنیہ ہے۔ عربی میں 'عَوْرَت' کے معنی چھپائی جانے والی چیز یا جگہ کے ہیں۔ اسی لیے جسم کے ان مخصوص اعضاء کو جن کا میاں بیوی کے علاوہ ہر دوسرے (باقی اگلے صفحہ پر)

کا چھپانا واجب ہے۔

اس لیے ؛

جن حماموں میں کئی خواتین ایک ساتھ نہاتی ہوں وہاں کم از کم جسم کے اس حصہ یعنی شرمگاہوں کا چھپانا ضروری ہے۔

۳ — ● — محرم سے:

خواتین کے لیے شوہر کے علاوہ تمام محرم مَردوں[1] سے بھی عَوْرَتَین یعنی شرمگاہوں کا چھپانا واجب ہے۔

مگر ؛

احتیاط مستحب ہے کہ خواتین محرم مَردوں سے ناف سے زانو تک کے حصہ کو بھی چھپائیں۔

۴ — ● — بالغ نامحرموں سے:

خواتین کے لیے واجب ہے کہ وہ بالغ نامحرموں سے ؛

(گزشتہ صفحہ کا بقیہ) شخص سے چھپانا ضروری ہے عَوْرَتَین یعنی "دو چھپائے جانے والے مقامات کہا جاتا ہے اور یہ دونوں مقامات انسانی جسم کے اگلے اور پچھلے حصہ میں رانوں اور کولھوں کے بیچ میں ہوتے ہیں جنہیں اُردو میں شرمگاہ بھی کہتے ہیں۔ اسی لیے چونکہ خواتین کا پورا جسم چھپانے والی چیز ہے اس لیے ان کو "عورت" یعنی چھپائی جانے والی ہستی کہا جاتا ہے۔

[1] محرم کا لفظ ان مرد و زن کے لیے استعمال ہوتا ہے جن کا نکاح آپس میں حرام ہو جیسے باپ، بیٹا، سسر، ماں، بیٹی، ساس وغیرہم۔

الف۔ چہرہ (فقط وہ حصہ جس کا وضو میں دھونا واجب ہے)

اور ———

ب ۔ کلائیوں تک ہتھیلیوں

کے علاوہ پورے بدن کو چھپائیں۔

لیکن ——— ؛

اگر انھیں احساس ہو جائے کہ کوئی نامحرم ان کی ہتھیلیوں یا چہرہ پر لذت کی نگاہ ڈال رہا ہے تو ان پر واجب ہو جائے گا کہ وہ چہرہ اور ہتھیلیوں کو بھی چھپا لیں۔

۵ - ● - ممیز[1] بچّوں سے

خواتین پر واجب ہے کہ وہ ایسے بچّوں سے بھی چہرہ اور کلائیوں تک ہتھیلیوں کے علاوہ اپنے تمام جسم کو چھپائیں ؛

جو ؛

ممیز ہو چکے ہوں

اچھے بُرے کی تمیز کرنے لگے ہوں۔

خاص طور سے ان بچّوں سے جو ———

بالغ ہونے والے ہوں۔

---

[1] مُمیّز : یہ لفظ فقہ میں ان بچّوں اور بچیوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جو ابھی بالغ نہ ہوئے ہوئے ہوں مگر اچھے بُرے کی تمیز کرنے لگے ہوں اور خاص طور سے جنسی مسائل کی ٹوہ میں رہتے ہوں یا جنسی مسائل کا ادراک کرنے لگے ہوں۔

یاددہانی

احتیاطِ واجب ہے کہ خواتین نماز میں اپنی ٹھوڑی اور گردن کے نچلے حصے کو چھپائیں[1]

سوال :

کہا جاتا ہے کیا خدا عورتوں کے لیے نامحرم ہے کہ عورت اگر ایسے کمرہ میں بھی نماز پڑھے جہاں لوگوں کی آمدورفت نہ ہو تب بھی وہ پورا جسم چھپائے ؟

جواب :

۱۔ ایک تو یہ کہ خدا کے تمام احکام کے فلسفے اور حکمتیں ہمارے لیے واضح اور روشن نہیں ہیں ۔

۲۔ دوسرے یہ کہ شاید اس حکم میں ان دونوں میں سے کوئی ایک مصلحت پوشیدہ ہو :

الف : خواتین کے پردہ کی یہ حالت خدا کے نزدیک بہترین حالت ہے ۔ اس لیے خداوند عالم کا حکم ہے کہ وہ اسی پردہ کی حالت میں (جو اس کے نزدیک عورت کے لیے بہترین حالت ہے) اس کے حضور عبادت کرے ۔

ب : یا یہ کہ یہ عمل خواتین کے لیے پردہ کی بہترین مشق ہے کہ جب خواتین ایسی جگہوں پر بھی جہاں کوئی نامحرم نہ ہو اپنے جسم کو اس طرح چھپائے رکھیں گی تو وہ ان مقامات پر خود کو اس سے بھی اچھے انداز سے چھپا سکیں گی جہاں نامحرم موجود ہوں ۔

---

[1] عروہ : فی الستر والساتر مسئلہ ۶

لباس کی شرطیں

اسلام نے خواتین کے لیے عام حالات میں بھی کپڑے پہننے کے لیے کچھ شرطیں عائد کی ہیں جن پر عمل ضروری ہے اور ان پر عمل کرنے سے اللہ جل جلالہ کی خوشنودی اور ابدی سعادت حاصل ہوتی ہے یہاں ہم ان میں سے کچھ اہم شرطوں کا ذکر کر رہے ہیں جو یہ ہیں :

(۱) — غصبی نہ ہو۔

(۲) — لباس شہرت نہ ہو۔

(۳) — مردانہ نہ ہو۔

(۴) — بھڑکیلا نہ ہو۔

ان کی تفصیل یہ ہے :

۱۔ غصبی نہ ہو:

یعنی ـــــ جو کپڑے پہنے جائیں وہ اپنے ذاتی مال سے خریدے گئے ہوں، یا کسی ایسے شخص کی ملکیت ہوں جو پہننے والے کے لیے ان کے استعمال پر راضی ہو۔

اس لیے،

اگر کوئی لباس ایسا ہو جسے خریدنے کے بعد اس کے پیسے نہ دیے گئے ہوں اور بیچنے والا قرض پر راضی نہ ہو،

یا ـــــ خریدنے والا پیسے نہ دینے کا ارادہ رکھتا ہو، خواہ اس نے بیچنے والے سے کہہ دیا ہو کہ پیسے ادھار ہیں اور بعد میں دے دوں گا،

یا ـــــ ایسے پیسوں سے خریدا ہو جن پر خمس واجب ہو چکا ہو لیکن ادا نہ کیا گیا ہو،

یا ـــــ کسی ایسی رقم سے خریدا ہو جو چرائی ہوئی، یا لوٹی ہوئی یا چھینی ہوئی ہو،

یا ـــــ خود لباس ہی چرایا ہوا، لوٹا ہوا یا چھینا ہوا ہو۔

تو ان تمام اقسام کا لباس یا کپڑے غصبی لباس کے حکم میں آئیں گے۔ اور اس طرح کے کپڑوں کا پہننا حرام ہوگا۔

واضح رہے کہ یہ شرط فقط خواتین سے مخصوص نہیں ہے بلکہ مردوں کے لیے بھی ہے۔[1]

---

[1] عروة: لباس المصلی: مسئلہ ۹۰۸

۲۔ لباسِ شہرت نہ ہو:

احتیاط واجب یہ ہے کہ انسان لباسِ شہرت نہ پہنے۔

لباسِ شہرت سے مراد ایسے کپڑے یا لباس ہے جو معاشرہ میں عام طور سے رائج نہ ہو۔

اور ـــــ جس کا پہننے والا معاشرہ میں اجنبی محسوس ہو،

یا ـــــ اس لباس کے سبب لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے۔

گویا ـــــ

ایسے فیشن کا لباس جو معاشرہ میں عام طور سے رائج نہ ہو پہننا حرام ہے۔

اس شرط میں بھی عورت، مرد مساوی ہیں[1]

۳۔ مردانہ نہ ہو:

احتیاط واجب ہے کہ مرد زنانہ اور خواتین مردانہ لباس نہ پہنیں[2]

توضیح:

مردانہ لباس سے مراد مَردوں کا مخصوص لباس ہے۔

لیکن ـــــ

ایسا لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے جو معاشرہ میں مردوں اور

---

[1] توضیح المسائل: مسئلہ: ۸۴۵

[2] توضیح المسائل: مسئلہ: ۸۴۶

عورتوں کے درمیان مشترک طور پر رائج ہو۔

البتہ ـــــــــ

اگر خواتین دکھاوے یا ڈراموں کے لیے بھی مَردوں کا لباس پہنیں تو درست نہیں ہے۔

۳۔ بھڑکیلا نہ ہو:

سوال:

اسلام نے عورتوں کے لیے پردہ کی کیا حدود مقرر کی ہیں؟ اور کیا پردے کی خاطر دبیز یعنی موٹے دوپٹہ، ڈھیلے اور نیچے جمپر، اور شلوار یا پینٹ پہننا جائز ہے یا نہیں؟

بلکہ اصولاً عورتوں کو نامحرم مَردوں کے سامنے کس قسم کا لباس پہننا چاہیے؟

جواب:

خواتین کے لیے واجب ہے کہ وہ کلائیوں تک ہتھیلیاں اور چہرہ کے اس مختصر حصّہ کے علاوہ جو وضو میں دھویا جاتا ہے اپنا تمام بدن حتیٰ کہ بالوں تک کو نامحرموں سے چھپائیں۔

اور اگر اس لباس یعنی موٹے دوپٹہ، ڈھیلے جمپر یا قمیص اور شلوار یا پینٹ سے یہ مقصد حاصل ہو جائے (یعنی بدن، بدن کے اُبھار اور بال نیز آرائش چھپ جائے) تو اسے پہن کر نامحرموں کے سامنے آنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

البتہ،

بہتر ہے کہ چادر یا برقعہ پہن لیا جائے ،

نیز ،
اگر فقط کرتے شلوار دوپٹہ ، جمپر شلوار دوپٹے وغیرہ پر اکتفا کیا جائے تو وہ بھڑکیلا ، پرکشش اور جالب توجہ نہ ہو[1]

ضروری ہدایت :

عام طور سے ہمارے معاشرے میں چونکہ شرعی احکام کا چرچا نہیں ہے اس لیے معاشرہ میں جو پردہ رائج ہے ، اسلامی احکام کے بجائے معاشرتی و خاندانی رسوم و رواج کا پابند ہے ۔
اس لیے ضروری ہے کہ معاشرہ کے ہر طبقہ کے افراد ان احکام کا مطالعہ کر کے انھیں سمجھیں ، اور ان کو اپنی گھریلو ، خاندانی اور معاشرتی زندگی میں رائج کریں ۔

اور ______
یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے فقط سمجھ کر دانشمندی سے عمل کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر ہر کام مشکل ہوتا ہے

البتہ ______
اس سلسلہ میں دو نکتوں کی طرف توجہ ضروری ہے :

الف ۔
ایک تو یہ کہ بعض فقہا کے نزدیک خواتین کے لیے چہرہ چھپانا

---

[1] استفتاء از حضرت امام مدظلہ العالی سوال ۱۸۳

بھی واجب ہے۔
اور،
بعض فقہاء نے چہرہ چھپانا واجب قرار نہیں دیا ہے۔
لیکن،
جن فقہاء کے نزدیک چہرہ چھپانا واجب نہیں ہے وہ بھی اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ اگر مفسدہ کا اندیشہ ہو ۔ یعنی ایسے نامحرموں کا سامنا ہو جو اس کے چہرہ پر لذت کی نگاہ، بُری اور للچائی ہوئی نظریں ڈالتے ہوں یا اسے خود اپنے لیے یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ چہرہ نہیں چھپائے گی تو وہ خود کسی برائی کا شکار ہوگی۔
تو،
ان صورتوں میں اس کے لیے چہرہ چھپانا واجب ہے۔
خواہ
ایسے نامحرم اور ایسا اندیشہ عزیزوں میں اور گھریلو و خاندانی ماحول میں ہو یا بازاروں اور سڑکوں پر۔
ب۔
چہرہ اور ہاتھوں کا چھپانا تمام فقہاء کے نزدیک بالاتفاق ایک مستحب اور پسندیدہ عمل ہے اور احادیث میں اس کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔
اس لیے،
جو خواتین تھوڑی بہت سختی جھیل کر یہ عمل انجام دے سکتی ہیں انھیں ضرور ایسا کرنا چاہیے۔

کیونکہ ،

یہ خود ان کے لیے بھی مفید ہے اور معاشرہ کے لیے بھی۔

ج ۔

جو خواتین کسی جسمانی کمزوری یا طبّی (میڈیکل) سبب سے چہرہ چھپانے (نقاب لگانے) سے قاصر ہیں ان کے لیے دونوں صورتوں میں چہرہ چھپانا ضروری نہیں ہے۔

بلکہ ،

اگر ان کو چہرہ چھپانے سے ضرر کا اندیشہ ہو تو بعض حالات میں ان کے لیے چہرہ چھپانا حرام بھی ہو جاتا ہے۔

دُوسرا حِصّہ

حیض

گفتگو کے عناوین :

① — حیض کیا ہے ؟
② — خونِ حیض کی نشانیاں .
③ — خونِ حیض کے شرائط .
④ — حائض خواتین کی قسمیں .
⑤ — عادت متحقق ہونے کا معیار .
⑥ — حیض کی تشخیص کا ملاک
⑦ — خونِ حیض بند ہونے کے بعد عورت کا فریضہ .
⑧ — حائض کے احکام .

حیض

۱- ● حیض کیا ہے؟

حیض وہ خون ہے جو غالباً ہر مہینے چند دن عورت کے رحم سے خارج ہوتا ہے۔

اور

جن دنوں یہ خون عورت کے رحم سے خارج ہوتا ہے،

یا

جن دنوں خواتین یہ خون دیکھتی ہیں۔

ان دنوں وہ حائض کہلاتی ہیں[۱]۔

۱۔ توضیح: قبل از مسئلہ ۴۳۴۔

توضیح

اکثر عورتیں یہ خون ہر مہینے میں کچھ دن دیکھتی ہیں۔

لیکن ـــــــــ

ممکن ہے کہ بعض خواتین خونِ حیض ایک مہینے میں دو مرتبہ

یا کئی مہینوں میں ایک ہی دفعہ دیکھیں۔

۲ ـ●ــ خونِ حیض کی نشانیاں:

خونِ حیض غالباً ان نشانیوں کا حامل ہوتا ہے:

۱۔ سرخ یا سیاہی مائل سرخ۔

۲۔ گاڑھا۔

۳۔ گرم۔

۴۔ اچھل کر یا جلن کے ساتھ باہر آئے۔

۳ ـ●ــ خونِ حیض کے شرائط:

خونِ حیض کے شرائط یا حیض متحقق ہونے کے امکان کی شرطوں سے مراد وہ شرطیں ہیں کہ اگر وہ شرطیں موجود ہوں تب ہی وہ خونِ حیض کہلا سکتا ہے جو عورت دیکھے ورنہ وہ خون یا تو کسی اندرونی زخم کا ہوگا یا استحاضہ کا یا نفاس کا۔

چنانچہ،

ہر وہ خون جو خواتین دیکھتی ہیں ان میں اگر سات (۷) شرطیں

موجود ہوں تو وہ خون حیض ہوتا ہے۔

اور، اگر ــــــــ

اس میں ان میں سے کوئی ایک شرط بھی نہ ہو تو وہ خون حیض نہیں ہوگا۔

عام حالات میں

وہ سات شرطیں یہ ہیں :

۱- بلوغ [۱]

اگر قمری حساب سے لڑکی کی عمر پورے نو سال ہو چکی ہو اور وہ خون دیکھے تو وہ خون حیض ہوگا۔

لیکن،

وہ خون جو لڑکی نو سال مکمل ہونے سے پہلے دیکھے تو، خواہ اس میں حیض کے خون کی تمام صفتیں اور نشانیاں موجود ہوں پھر بھی وہ خون حیض کے بجائے استحاضہ شمار ہوگا۔[۲]

---

[۱] اگرچہ لڑکیوں کے لیے بلوغ کی نشانیاں دو ہیں، ۱- نو سال پورے ہو جانا۔ ۲- زیرِ ناف بالوں کا نکل آنا، مگر حیض کے لیے نو سال عمر کا مکمل ہونا ہی شرط ہے۔ یعنی اگر نو سال سے پہلے کسی بچی کے زیرِ ناف یعنی پوشیدہ مقامات پر بال نکل آئیں تو اس پر نماز و روزہ، پردہ اور باقی فرائض تو واجب ہو جائیں گے لیکن اگر وہ اس حالت میں خون دیکھے تو وہ حیض نہیں ہوگا بلکہ استحاضہ ہوگا اور اسے مستحاضہ کے احکام پر عمل کرنا ہوگا۔

[۲] عروۃ: فصل فی الحیض ص ۲۱۵ و تحریر الوسیلہ۔ ج ۱، ص ۴۴۔

۲- یائسگی سے پہلے خون دیکھنا

سید خواتین ساٹھ (۶۰) سال

اور

غیر سید خواتین پچاس (۵۰) سال

کے بعد یائسہ[1] ہو جاتی ہیں۔

اس لیے،

اگر خواتین یائسگی یعنی عمر کی اس حد تک پہنچنے کے بعد بھی خون دیکھیں تو وہ خون حیض نہیں بلکہ استحاضہ شمار ہوگا[2]

---

[1] خون حیض دراصل اس بات کی نشانی ہوتا ہے اب لڑکی میں حاملہ ہونے کی صلاحیت پیدا ہو چکی ہے۔ چنانچہ شریعت نے خواتین کے لیے عمر کی ایک حد مقرر کر دی ہے جس کے بعد عام طور سے عورتیں حاملہ ہونے کی استعداد سے محروم ہو جاتی ہیں اس لیے ان خواتین کو فقہی اصطلاح میں یائسہ اور خواتین کی اس محرومی اور حاملہ ہونے سے ناامید ہو جانے کی کیفیت کو یائسگی کہتے ہیں۔

یائسہ اور یائسگی عربی لفظ "یأس" سے نکلا ہے اور عربی میں یاس کے معنیٰ ناامیدی کے ہیں۔

چنانچہ "یائسہ" کے لغوی معنی "ناامید خاتون" کے ہیں۔ اور فقہ اسلامی کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ خواتین ہیں جو بچہ دار ہونے سے ناامید ہو جائیں۔

[2] عروۃ: فصل فی الحیض ص ۳۱۵، تحریر: ج ۱ ص ۴۴

۳ - تین روز :

یعنی خون آنے کی مدت تین دن سے کم نہ ہو۔
چنانچہ ،
اگر کسی عورت کو تین دن سے کم خون آئے تو خواہ یہ کمی ایک گھنٹہ ہی کم کیوں نہ ہو وہ خون حیض نہیں ہوگا۔

البتہ ،
دنوں کے حساب کے لیے ضروری نہیں ہے کہ ،
پہلے دن صبح صادق ہی سے خون آنا شروع ہو جائے۔
بلکہ ، اگر ———
پہلے دن وسط روز یعنی دوپہر سے خون آنا شروع ہو اور چوتھے دن بھی وسط روز یعنی دوپہر تک خون آئے تو کافی ہے۔
گویا ،
دنوں کا شمار اس وقت سے شروع ہوگا جس وقت سے خون آنا شروع ہو۔
البتہ ،
توجہ رہے کہ معیار تین دن ہے نہ کہ تین دن اور تین راتیں۔
اس لیے ،
اگر ،
خون ——— تین دن اور دو راتیں دکھائی دے تو کافی ہوگا۔
اور اس کے حیض ہونے کے لیے مدت کی شرط پوری ہو جائے گی۔

نیز،
دن سے مراد طلوعِ صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک کا وقت ہے[1]

یاددہانی:

سوال:

بعض خواتین حج کے دوران اپنی ماہانہ عادت کو روکنے کے لیے گولیاں استعمال کرتی ہیں لیکن گولیاں کھانے کے باوجود خون آجاتا ہے اور وہ خواتین اس خون کو انجکشن کے ذریعہ روکتی ہیں۔

اس صورت میں کیا وہ خونِ حیض سے پاک ہوجاتی ہیں، اور مسجد الحرام میں داخل ہوسکتی ہیں، نیز 'طواف و نماز بجا لا سکتی ہیں؟

جواب:

کوئی بھی خون اگر تین دن مسلسل نہ آئے تو وہ حیض شمار نہیں ہوگا، اور اس صورت میں نماز و روزہ نیز مسجد الحرام میں داخلہ و طواف وغیرہ درست ہے۔ البتہ اس پر استحاضہ کا حکم لگے گا اور یہ خون دیکھنے والی عورت استحاضہ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اپنی عبادتیں بجالائے گی[2]۔

---

[1] عروۃ: فصل فی الحیض مسئلہ ۶ و تحریر: ج ۱: ص: ۴۷ مسئلہ ۱۰
[2] رسالۂ نوین: چاپ جدید: ص ۱۱۲، استفتاء امام

۴- دس دن

خونِ حیض کی ایک شرط یہ ہے کہ وہ دس دن سے زیادہ نہ آئے۔

چنانچہ،

اگر کوئی خاتون دس دن سے زیادہ خون دیکھے تو (مفصل احکام کے مطابق یا دس دن کے بعد والا خون یا اس کی ماہانہ عادت سے زائد دنوں والا خون) یہ خون استحاضہ شمار ہوگا۔[۱]

یاددہانی:

سوال:

بعض خواتین حمل روکنے (فیملی پلاننگ) کے لیے، اپنے رحم میں چھلّا یا اس قسم کی کوئی چیز رکھواتی ہیں، جس کی وجہ سے بعض اوقات خون جاری ہوجاتا ہے۔

چونکہ یہ عمل عمدی اور ارادی ہے اس لیے یہ خون حیض میں شمار ہوگا یا نہیں؟

اور اگر یہ خون حیض کے دنوں سے زیادہ ہو تو ان دنوں کے بعد کا خون کیا حکم رکھتا ہے؟

نیز،

بنیادی طور پر یہ عمل جائز ہے یا نہیں؟

---

[۱] عروۃ: فصل فی الحیض، مسئلہ ۱۷

جواب:

اگر خون دس دن سے زیادہ آئے،

تو،

عادت کے دنوں والا خون ___ حیض ___ اور باقی ___ استحاضہ ہے۔

اور،

اگر یہ عمل کسی کو ضرر نہ پہنچائے،

یا،

اس سے عضو میں عیب پیدا نہ ہو،

یا،

اس کے سبب بانجھ ہونے کا اندیشہ نہ ہو،

نیز،

اس عمل کے دوران نامحرم اس مقام کو نہ دیکھے، اور، نہ چھوئے

تو ___

یہ عمل جائز ہے۔

ورنہ ___

اگر ان میں سے کوئی بھی صورت پیش آئے تو یہ عمل حرام ہے[1]

۵۔ خون کا متواتر آنا:

خون کا متواتر یعنی پے در پے آنا۔

---

[1] رسالۂ نوین چاپ جدید: ج ۱: ص ۱۱۲۔ استفتاء از امام

اگر خواتین تین دن متواتر خون دیکھیں تو یہ خونِ حیض ہے۔
اور اس پر حیض کے تمام احکام جاری ہوں گے۔
لیکن اگر کوئی عورت دس دن کے اندر، تین دن ایسا خون دیکھے جو حیض کی علامتیں اور صفات رکھتا ہو، مگر پے در پے نہ ہو، یعنی۔ پہلے، پانچویں اور آٹھویں روز ــــ ایسا خون دیکھے جس میں حیض کی علامتیں ہوں،

تو،

بنابر احتیاطِ مستحب ــــ جن دنوں وہ ایسا خون دیکھے،
ان دنوں اس کے لیے لازم ہے کہ وہ
مستحاضہ کے اعمال بجا لائے،

اور ــــ
حائض کے اعمال ترک کرے،
یعنی ــــ وہ نماز و روزہ مستحاضہ کے احکام کے مطابق بجا لائے اور وہ چیزیں جو حائض پر حرام ہیں مثلاً ــــ مسجد الحرام میں داخل ہونا، مسجد میں ٹھہرنا، قرآنی آیات کو ہاتھ لگانا وغیرہ کو ترک کرے۔

نیز،
جن ایام میں وہ پاک ہے ان دنوں میں وہ پاک عورتوں کے اعمال بجا لائے اور حائض کے اعمال ترک کرے یعنی انجام نہ دے[1]

---

[1] تحریر: ج ۱ ص ۴۴

۶۔ خون، تین دن مسلسل آئے:

ضروری ہے کہ خون تین دن تک مسلسل دکھائی دے۔

البتہ،

ضروری نہیں ہے کہ تینوں دنوں میں پوری مدت خون باہر نکلتا رہے۔

بلکہ،

اگر خون اندام نہانی میں موجود رہے تب بھی کافی ہے۔

چنانچہ،

اگر تین دنوں میں کچھ عرصہ کے لیے پاک ہو اور پاک رہنے کی مدت اتنی کم ہو کہ کہیں کہ پورے تین دن فرج (اندام نہانی) میں خون تھا تب بھی حیض ہوگا [۱]

۷۔ دو عادتوں کا درمیانی فاصلہ دس دن سے کم نہ ہو:

ضروری ہے کہ دو حیض یا دو عادتوں کا درمیانی فاصلہ کم از کم دس دن ہو۔

یعنی،

اگر پہلے حیض کے بعد دس دن نہ گزرے ہوں اور کوئی عورت دوبارہ خون دیکھے تو یہ خون حیض نہیں ہوگا۔

---

[۱] عروہ: فصل فی الحیض مسئلہ ۶ توضیح: مسئلہ ۴۴۱، ۴۴۲

یاددہانی :

حاملہ ـــــ جس عورت کے پیٹ میں بچہ ہو ـــــ اور مرضعہ ـــــ جو عورت بچہ کو دودھ پلارہی ہو ـــــ کو بھی خونِ حیض دکھائی دے سکتا ہے۔[1]

۴ ● ـــ حائض خواتین کی قسمیں :

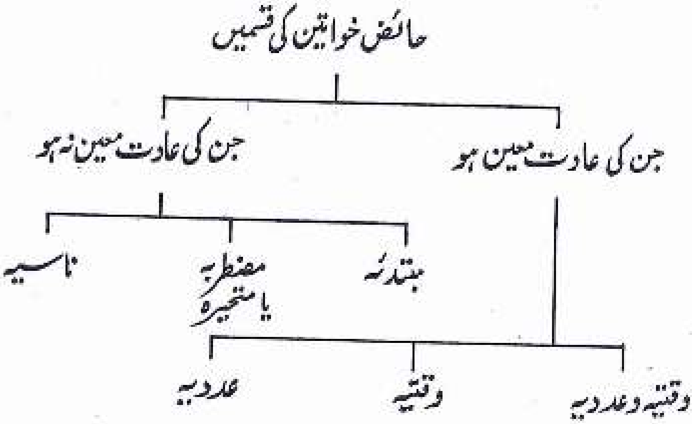

مبتدئہ کون ہے؟

جو عورت پہلی مرتبہ حیض کا خون دیکھے "مبتدئہ" ـــــ یعنی شروع کرنے والی ـــــ کہلاتی ہے۔[2]

---

[1] توضیح : مسئلہ ۴۳۷

[2] توضیح : مسئلہ ۴۹۶

مضطربہ کون ہے؟

وہ عورت جو چند ماہ حیض کا خون دیکھے، مگر اس کی عادت معین نہ ہوئی ہو — یعنی ہر دفعہ خون آنے کے سلسلہ میں نہ تو دنوں کی تعداد یکساں ہو اور نہ ہی تاریخیں ایک جیسی ہوں۔

یا،

اس کی گزشتہ عادت بدل گئی ہو اور اب نئی عادت نہ بنی ہو

تو

وہ عورت — مضطربہ یا متحیرہ — کہلاتی ہے۔[1]

ناسیہ کون ہے؟

وہ عورت جو اپنی عادت بھول چکی ہو "ناسیہ" کہلاتی ہے۔[2]

وقتیہ وعددیہ کون ہے؟

وہ عورت جسے دو مہینے برابر ایک معین وقت یا تاریخ میں حیض کا خون آئے۔

اور

دونوں مہینوں میں خون آنے کے دنوں کی تعداد بھی برابر ہو،

---

[1] توضیح: مسئلہ ۴۷۸ و ۴۹۴

[2] توضیح: مسئلہ ۴۹۹

——— وقتیہ و عددیہ ——— کہلاتی ہے۔
مثلاً یہ کہ اسے ہر مہینے پے در پے مہینے کی پہلی تاریخ سے لے کر ساتویں تاریخ تک خونِ حیض آتا رہا ہو۔[1]

وقتیہ کون ہے؟

وہ عورت جس نے دو مہینے متواتر ایک معین وقت میں خون دیکھا ہو۔

لیکن،
دو مہینوں کے دنوں کی تعداد برابر نہ ہو ——— وقتیہ ——— کہلاتی ہے
مثلاً، اسے دو مہینے برابر پہلی تاریخ سے خون آنا شروع ہوا ہو لیکن ایک مہینے ساتویں تاریخ کو اور دوسرے مہینے آٹھویں تاریخ کو خون بند ہوا ہو۔[2]

عددیہ کون ہے؟

وہ عورت جس کے حیض کے دنوں کی تعداد تو دونوں مہینوں میں ایک جیسی رہی ہو لیکن دونوں مہینوں میں خون دیکھنے کا وقت ایک نہ ہو۔
عددیہ ——— کہلاتی ہے۔
مثلاً پہلے مہینے میں اسے پانچویں سے دسویں تاریخ تک خون آتا رہا ہو

---

[1] توضیح: مسئلہ ۴۷۸

[2] توضیح: مسئلہ ۴۷۸

اور دوسرے مہینے بارہویں سے سترہویں تاریخ تک آیا ہو۔[1]

یاددہانی :

وہ خواتین جو عادت " وقتیہ و عددیہ" یا عادتِ "عددیہ " یا عادت " وقتیہ " رکھتی ہیں ان کے مسائل تفصیل کے ساتھ توضیح المسائل میں مسئلہ نمبر ۴۷۹ و ۴۸۷ و ۴۹۲ کے ذیل میں درج ہیں۔ محترم بہنیں ان تفصیلات کے لیے توضیح المسائل کا مطالعہ ضرور کریں۔

۵ —●— عادت متحقق ہونے کا معیار :

یعنی یہ کیسے معلوم ہو کہ عادت یعنی خون حیض آنے کی عادت کس قسم میں ہے۔

وہ خواتین جو غیر معین عادت رکھتی ہیں، اگر دو مرتبہ مسلسل یکے بعد دیگرے ایک ہی طرح یعنی معین دنوں میں مثلاً رمضان و شوال میں پہلی تاریخ سے تین یا پانچ تک، یا محرم و صفر کے دونوں مہینوں میں ہر مہینے پانچ دن خون دیکھیں تو وہ معین عادت رکھنے والی خواتین کے زمرے میں شامل ہو جائیں گی۔

اسی طرح،

جو خواتین معین عادت رکھتی ہیں اگر وہ دو مرتبہ مسلسل یکے بعد دیگرے اپنی پہلی عادت کے برخلاف خون دیکھیں اور یہ خون ایک ہی

---

[1] توضیح: مسئلہ ۴۷۸

جیسی تاریخوں یا برابر کے دنوں میں نہ آئے تو وہ غیر معین عادت رکھنے والی خواتین کے زمرے میں آجائیں گی۔

مختصراً،

یوں کہا جاسکتا ہے کہ حیض کی عادت متحقق ہونے کی بنیاد اور معیار یہ ہے کہ کوئی خاتون دو مرتبہ یکے بعد دیگرے عدد، وقت، یا دونوں لحاظ سے ایک ہی انداز سے خون دیکھے۔

اسی طرح،

پہلی عادت اس وقت زائل ہو جائے گی جب کوئی خاتون دو مرتبہ یکے بعد دیگرے اپنی عادت کے برخلاف خون دیکھے[1]

---

[1] عروۃ: فصل فی الحیض مسئلہ ۹ و ۱۰ و تحریر: ج ۱ - ص ۴۷ مسئلہ ۱۲

٦ ●— حیض کی تشخیص کا ملاک یا بنیاد :

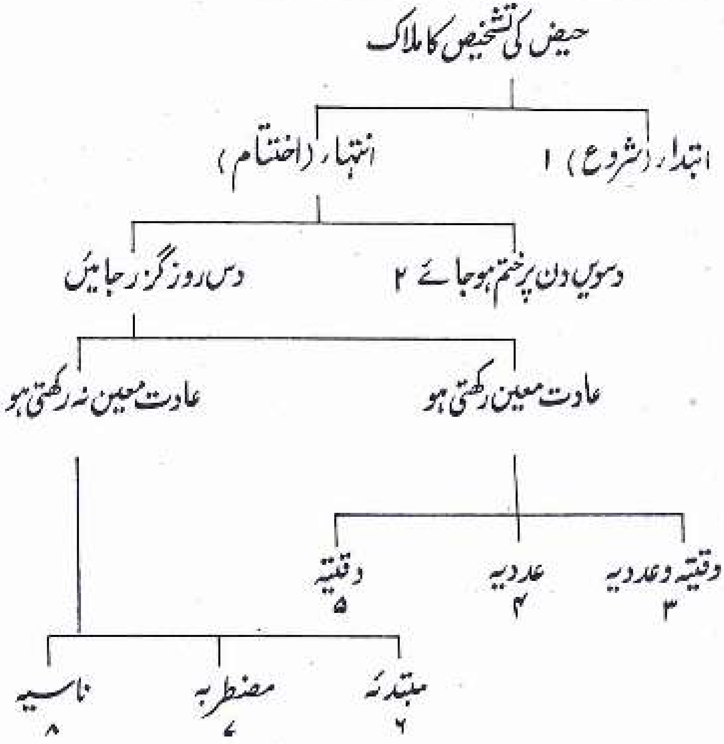

۱: شروع میں حیض کی تشخیص کی بنیاد

الف: یہ پہچاننے کے لیے کہ یہ خون حیض ہے یا نہیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ عادت وقتیہ کیا ہے۔

چنانچہ،

اگر خون عادت کے دنوں میں یا عادت کے دنوں سے ایک

دو دن پہلے نظر آئے تو ایسے موقع پر خون دیکھتے ہی اسے حیض قرار دے دیا جائے گا خواہ اس میں حیض کی کوئی بھی نشانی نہ پائی جاتی ہو۔

ب : اگر کوئی خاتون عادتِ وقتیہ نہ رکھتی ہو (یعنی دوسری چار قسموں عددیہ ، مبتدئہ ، مضطربہ ، ناسیہ) میں سے ہو تو ایسی صورت میں وہ جب بھی خون دیکھے گی اسے حیض کی علامتوں پر توجہ دینا ہوگی۔

چنانچہ ،

اگر اس خون میں حیض کی علامتیں پائی جاتی ہوں گی تو اسے حیض قرار دے گی۔

اور ـــــــــ

اگر اس میں حیض کی علامتیں نہیں ہوں گی تو اسے تین دن تک استحاضہ وحیض کے احکام میں جمع کرنا ہوگا۔ یعنی اسے وہ تمام کام انجام دینا ہوں گے جو مستحاضہ کو انجام دینا چاہیئے۔

اور ـــــــــ

ان تمام کاموں سے پرہیز کرنا ہوگا جو حائض پر حرام ہیں۔

چنانچہ ،

اگر خون تین دن یا اس سے زیادہ جاری رہے تو اسے حیض قرار دے گی [1]

---

[1] عروۃ : باب الحیض مسئلہ ۱۵

۲: اگر خون دسویں دن ختم ہو تو اس کے تشخیص کی بنیاد:

اگر خون دسویں دن ختم ہو جائے تو حیض ہے اور اس میں حائض کی چھ قسموں کے درمیان حکم میں کوئی فرق نہیں ہے یعنی سب کا حکم ایک ہی ہے۔

البتہ حضرت امام خمینی مدظلہ العالی کا فتویٰ یہ ہے کہ جو خواتین معین عادت رکھتی ہوں اور وہ اپنی عادت کے دنوں سے زیادہ خون دیکھیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ بنابر احتیاط واجب فقط ایک دن عبادت کو ترک کریں اور ایک دن کے بعد دسویں دن تک احتیاطِ مستحب کے طور پر مستحاضہ کے احکام پر عمل کریں اور حائض کے احکام کو ترک کر دیں۔ یعنی جو اعمال حائض کے لیے حرام ہیں انھیں ترک کریں۔

اب اگر خون دسویں دن بند ہو جائے تو پورا حیض تھا اور اگر خون دسویں دن سے زیادہ آئے تو عادت والا خون حیض اور بقیہ استحاضہ ہے۔

نیز،

انھوں نے اپنی عادت کے بعد ایک دن کی جو عبادت ترک کی تھی بنابر احتیاطِ واجب وہ اس عبادت کی قضا بجا لائیں[1]

---

[1] عروۃ: فصل فی الحیض و تحریر: ج ۱: ص ۴۹ مسئلہ نمبر ۱۶ و ص ۵۰ مسئلہ نمبر ۱۸

یاد دہانی :

سوال:

ایک خاتون کی ماہانہ عادت پانچ دن تھی۔ رمضان میں اس نے اپنی عادت کے مطابق پانچویں دن غسل کیا اور عبادت انجام دی اور چھٹے روز روزہ رکھا لیکن ساتویں دن پھر اس نے خون کی نشانی دیکھی تو اب ان دو دنوں یعنی پانچویں اور چھٹے دن میں اس کی نماز و روزہ کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب:

اس صورت میں دونوں دن حیض کا حکم رکھتے ہیں گویا وہ ان دونوں دنوں کا روزہ قضا بجا لائے اور ان دنوں کی نماز اس پر سے ساقط ہے[1]

۳ و ۴ : عادت وقتیہ و عددیہ یا عادت والی خاتون کو اگر دس دن سے زیادہ خون آئے تو خون کے اختتام پر حیض کی تشخیص کا طریقہ کار:

اگر خاتون عادت وقتیہ و عددیہ یا فقط عادت عددیہ رکھتی ہو اور اسے دس دن سے زیادہ خون آئے تو اس کی عادت کے دن والا خون حیض اور بقیہ استحاضہ ہوگا خواہ خون کی زیادتی ایام عادت سے پہلے ہو

---

[1] رسالہ نوین چاپ جدید : ج ۱ - ص ۱۱۳ ، استفتاءات حضرت امام

یا بعد [1]

یاددہانی :

جو خاتون عادتِ عددیہ رکھتی ہو تو اس کا خون اگر دس دن سے زیادہ آئے تو اسے حیض کا دن معین کرنے کے لیے اپنی عادت کے ایام کی طرف اور اس کے زمانہ کے تعین کے لیے حیض کی صفتوں کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

مثال کے طور پر اگر وہ بارہ (۱۲) دن خون دیکھے اور اس کی عادت چھ دن ہو نیز اس کے خون میں تیسرے دن حیض کی صفتیں اجاگر ہوئی ہوں تو اسے تیسرے دن سے نویں دن تک حیض اور پہلے دو دن نیز بعد کے باقی دن استحاضہ قرار دینا ہوں گے۔

لیکن ،

اگر تمام ایام میں کسی دن بھی خون میں حیض کی صفات نظر نہ آئی ہوں یا تمام ایام میں خونِ حیض کی صفتیں موجود رہی ہوں تو ایسے میں اسے زمانِ حیض کے تعین کے لیے پہلے دن سے حساب کرنا ہوگا۔

البتہ ،

اگر خون صفاتِ حیض کا حامل ہو لیکن دن اس کی عادت کے دنوں سے زیادہ ہوں تو اسے فقط ان ہی دنوں کو حیض قرار دینا ہوگا جو اس کی عادت کے برابر ہوں۔

لیکن ،

---

[1] عروۃ: فصل فی حکم تجاوز الدم۔ مسئلہ ا و توضیح : مسئلہ نمبر ۴۸۱ و ۴۸۲

اگر وہ دن جن میں خون صفاتِ حیض کا حامل رہا ہو اس کی عادت کے دنوں سے کم ہوں تو بھی اپنی عادت کے برابر دنوں کو حیض قرار دے خواہ ان دنوں کے خون میں حیض کی نشانیاں نہ پائی جاتی ہوں[1]

۵، ۶، ۷ : مبتدئہ یا مضطربہ یا عادت وقتیہ والی خاتون اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے تو خون کے اختتام پر حیض کی تشخیص کا طریقۂ کار :

جو خواتین مبتدئہ یا مضطربہ ہوں یا عادت وقتیہ رکھتی ہوں اور دس دن سے زیادہ خون دیکھیں تو ان کے لیے ضروری ہے کہ خون کی صفتوں و علامتوں کو دیکھیں اور جتنے دن کا خون صفات و علامات حیض رکھتا ہو ان کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضہ قرار دیں۔

لیکن ،

اگر تمام دنوں کا خون علاماتِ حیض رکھتا ہو تو وہ اپنی رشتہ دار خواتین کی طرف رجوع کریں اور ان کی عادت کے دنوں کو اپنا معیار قرار دے کر اتنے دنوں کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضہ قرار دیں۔ لیکن اگر ان کی رشتہ دار خواتین کی عادتیں مختلف ہوں تو ۷ دن کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضہ قرار دیں۔

البتہ ،

---

[1] عروۃ : فی حکم تجاوز الدم عن العشرہ ۔ مسئلہ نمبر ۲

مضطربہ کے لیے حضرت امام خمینی مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ وہ اپنی رشتہ دار خواتین سے رجوع کریں اور اگر رشتہ دار خواتین کی عادت سات دن پر متفق (ایک ہو) ہو تب تو وہ سات دنوں کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضہ قرار دیں۔

اگر،

رشتہ دار خواتین کی عادت متفق ہو لیکن سات دن سے کم یا زیادہ ہو تو وہ ان سات دنوں سے کمی یا زیادتی کے دنوں میں استحاضہ کے اعمال انجام دے اور حائض کے اعمال ترک کر دے[1]

۸ : دس دن سے زیادہ خون کی صورت میں خون کے اختتام پر "ناسیہ" کے لیے حیض کی تشخیص کا طریق کار:

ناسیہ کے لیے ضروری ہے کہ پہلے تو وہ خون کی صفات و علائم پر غور کرے اور جتنے دن خون میں حیض کی علامتیں ملیں اتنے دن کو حیض قرار دے۔

لیکن،

اگر تمام ایام میں خون حیض کی نشانیوں اور علامتوں کا حامل ہو تو پھر سات دن والی روایات پر عمل کرے۔

---

[1] عروۃ : فی حکم تجاوز الدم مسئلہ : ۱ و ۶ وتحریر : ج ۱ : مسئلہ : ۱۹

——یعنی سات دن کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے —— [1]

یاددہانی :

سوال :

جس عورت کے ایام ماہواری میں دس سے بیس دن تک تاخیر ہو جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں ؟

تو ،

کیا وہ ایّام ماہواری کے مخصوص انجکشنوں کے ذریعہ حائض ہو سکتی ہے ؟

جواب :

اگر اسے رحم میں نطفہ کے انعقاد کا یقین نہ ہو تو ماہانہ عادت کی تنظیم کے لیے ڈاکٹر سے رجوع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے [2]

۷ —●— خونِ حیض بند ہونے کے بعد عورت کا فریضہ

اگر خونِ حیض دس دن سے پہلے بند ہو جائے تو اس کی چند صورتیں ہیں جن میں سے ہر ایک کو اس کے حکم کے ساتھ بیان کیا جائے گا :-

الف : وہ جانتی ہو کہ پاک ہو گئی ہے اور اندر (یعنی اندام نہانی یا

---

[1] عروۃ : فی حکم تجاوز الدم : مسئلہ : ۱

[2] رسالہ نوین چاپ جدید : ج ۱ : ص ۱۱۲ ، استفتاءات از حضرت امام

فرج کے اندر) بھی خونِ حیض موجود نہیں ہے اور دس دن سے پہلے مزید خون نہیں دیکھے گی۔

تو،

ایسی صورت میں وہ غسل کرکے نماز پڑھے۔

ب: اسے پاک ہونے اور اندر خون کے موجود نہ ہونے کا علم نہ ہو۔

ایسی صورت میں اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ استبرا کرے یعنی اندامِ نہانی میں روئی رکھ کر کچھ عرصہ صبر کرے پھر نکالے۔ ایسی صورت میں

یا ——

تو روئی صاف نکلے گی ——

یا،

خون آلودہ —— ، اگر روئی صاف نکلے تو دو صورتیں سامنے آئیں گی۔

یا،

تو وہ ہمیشہ دس دن سے پہلے خون دیکھتی رہی ہے

یا ——

نہیں،

پہلی صورت میں اسے پاک خواتین کو انجام دینے اور حائض خواتین کو ترک کرنے والے اعمال کے درمیان جمع کرنا ہوگا۔

یعنی،

اسے نماز، روزہ بجالانا ہوگا۔

اور ــــــــــ

مسجد میں توقف،

قرآن کی کتابت کو مس کرنے وغیرہ سے رکنا پڑے گا۔

دوسری صورت میں اسے غسل کر کے نماز پڑھنا ہوگی۔ گویا وہ پاک ہو جائے گی۔

اور،

اگر استبراء کی روئی خون آلودہ نکلے تب بھی دو صورتیں سامنے آئیں گی:

یعنی ــــــــــ یا،

تو وہ عادت معین رکھتی ہوگی،

یا،

نہیں،

تو ــــــــــ

اگر وہ عادت معین نہ رکھتی ہو تو اسے اس حد تک صبر کرنا ہوگا کہ یا تو پاک ہو جائے یا دس دن گزر جائیں۔

البتہ،

دس روز اس کے لیے ہیں جو یا تو معین عادت نہ رکھتی ہو یا اس کی عادت ہی دس دن ہو۔

اور،

اگر وہ عادت معین رکھتی ہو اور اس کی یہ عادت دس دن سے کم ہو تو ایسی صورتِ حال میں اس کو تین حالات پیش آئیں گے۔ جن کی

تفصیل یہ ہے:

الف: وہ جانتی ہو گی کہ یہ خون یقیناً دسویں دن ختم ہو جائے گا۔
اس صورت میں اسے خون بند ہونے تک صبر کرنا ہوگا۔

ب: وہ جانتی ہو گی کہ یہ خون دس دن سے زیادہ جاری رہے گا
اس صورت میں وہ اپنی عادت کے دنوں کو حیض اور اس سے
زیادہ دنوں کو استحاضہ قرار دے گی۔

ج: اسے اس بات کا احتمال ہو کہ خون دس دن تک نہیں رُکے گا
ایسی صورت میں حضرت امام خمینی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ:
اسے چاہیئے کہ اپنی عادت کے دنوں کے بعد ایک یا دو
دن استظہار کرے
یعنی ایک یا دو دن عبادات یعنی نماز روزہ وغیرہ ترک
رکھے تاکہ کیفیت واضح ہو جائے۔
پھر اگر خون دسویں دن تک رک جائے تو تمام دنوں کو
حیض قرار دے
اور اگر خون دسویں دن تک نہ رکے تو اپنی عادت
کے دنوں کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔ نیز استظہار کی خاطر
جن دنوں عبادت ترک کی تھی ان دنوں کی قضا بجا لائے[1]

---

[1] عروۃ: فی احکام الحیض: مسئلہ: ۲۳ - ۲۵

دس دن سے پہلے خون بند ہونے پر حائض خاتون کا فریضہ

- جانتی ہو کہ پاک ہو گئی ہے اور اندر بھی خون موجود نہیں ہے نیز اسے معلوم ہو کہ وہ اب دس دن سے پہلے خون نہیں دیکھے گی۔ اس صورت میں وہ غسل کرکے نماز پڑھے۔
- اسے طہارت کا علم نہ ہو۔ ایسی صورت میں وہ امتحان یا استبرا کرے جس کے بعد یا
  - وہ اپنے کو پاک پائے گی
    - اب اگر ہمیشہ دس دن سے پہلے خون دیکھتی ہے:
      تو اسے ان اعمال میں جمع کرنا ہوگا جو پاک خواتین کو بجا لانا ضروری ہیں اور جو حائض پر حرام ہیں۔
    - لیکن اگر وہ ہمیشہ دس دن سے پہلے خون نہیں دیکھتی تو اسے غسل کرکے نماز پڑھنا ہوگا۔
  - وہ خود کو آلودہ یا نجس پائے گی
    - اگر وہ معین عادت رکھتی ہو تو
      - یا تو جانتی ہے کہ خون دس دن تک رک جائے گا۔
        ایسی صورت میں اسے خون رکنے تک صبر کرنا ہوگا۔
      - یا جانتی ہے کہ خون دس دن سے زیادہ جاری رہے گا۔
        ایسی صورت میں عادت کے دنوں سے زیادہ کو استحاضہ قرار دے گی۔
      - یا اسے شک ہے کہ خون دس دن سے زیادہ آئے گا یا نہیں۔
        ایسی صورت میں وہ ایک یا دو دن عبادت ترک کرے تاکہ کیفیت واضح ہو جائے۔
        اب اگر دس دن تک خون رک جائے تو سب کو حیض قرار دے
        اور
        اگر دس دن تک نہ رکے تو اپنی عادت کے دنوں سے زائد کو استحاضہ قرار دے۔ نیز جن دنوں عبادت ترک کی تھی اس کی قضا بجا لائے۔
    - اور اگر وہ معین عادت نہیں رکھتی:
      تو غسل کرکے نماز پڑھے۔

۸ ــ●ــ حائض کے احکام:

ا۔ محرمات:

۱:۔ وہ تمام عبادتیں جن کا وضو ــ غسل ــ یا ــ تیمم کے ساتھ بجا لانا ضروری ہے حائض پر حرام ہیں۔

جیسے،

نماز، روزہ، طواف، اعتکاف،

مگر،

نماز میت پڑھ سکتی ہے کیونکہ اس کے لیے طہارت ضروری نہیں ہے۔

البتہ،

عادت کے دنوں میں جن نمازوں اور روزوں کو چھوڑے گی ان میں سے روزوں کی قضا بجا لانا واجب ہے جبکہ نمازوں کی قضا نہیں ہے۔[1]

۲:۔ جماع:[2]

فرج یا اگلے حصہ میں جماع مرد اور عورت دونوں کے لیے حرام ہے۔ یعنی نہ حائض خود جماع کر سکتی ہے یا اس کے لیے رضایت اور آمادگی دے سکتی ہے اور نہ مرد حائض سے جماع کر سکتا ہے خواہ اس عمل میں صرف

---

[1] تحریر: ج ۱: ص ۵۴

[2] جماع، آمیزش یا ہمبستری۔ ایک ایسی عظیم عبادت ہے جو مرد و زن نکاح کے بعد آپس میں انجام دیتے ہیں۔

ختنہ گاہ کی مقدار بھر ہی کیوں نہ داخل ہو اور منی بھی نہ نکلے۔

نیز، جماع کے حرام ہونے کے علاوہ ایام حیض میں عمداً یہ عمل انجام دینے سے کفارہ بھی واجب ہوجاتا ہے جس کی تفصیل کتابوں میں موجود ہے بلکہ احتیاطِ واجب یہ ہے کہ ختنہ گاہ سے کمتر حصہ بھی داخل نہ کیا جائے [1]

یاد دہانی:

جماع فقط ایامِ حیض ہی میں حرام نہیں ہے بلکہ استظہار[2] کے دنوں میں بھی جن کا ذکر گزشتہ صفحات میں کیا جاچکا ہے احتیاط واجب کے طور پر حرام ہے۔

البتہ پاک ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے جماع (آمیزش) جائز ہے مگر مکروہ ضرور ہے [3]

۳:- بدن کے کسی بھی حصہ کو کتابتِ قرآن یا پیغمبر اکرمؐ و ائمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اسماء سے مس کرنا حرام ہے [4]

۴:- مسجد الحرام اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جانا حرام ہے خواہ ایک دروازے سے داخل ہوکر دوسرے دروازے سے

---

[1] توضیح: مسئلہ: ۴۵۰

[2] استظہار کے دنوں سے وہ دن مراد ہیں جن دنوں میں عورتوں کو اس لیے عبادت ترک کرنا ہوتی ہے کہ ان پر یہ بات واضح ہوجائے کہ حیض کا خون رک چکا ہے یا ابھی آئے گا۔

[3] عروۃ: فی احکام الحائض۔ مسئلہ: ۵ و ۲۴ و ۲۸

[4] توضیح: مسئلہ: ۳۵۵

نکل ہی کیوں نہ آئیں ۔

۵ :- دوسری تمام مسجدوں میں ٹھہرنا حرام ہے لیکن اگر ایک دروازے سے داخل ہوکر دوسرے دروازے سے نکل آئے یا کسی چیز کے اٹھانے کے لیے جائے تو کوئی حرج نہیں ہے ۔

احتیاطِ واجب یہ ہے کہ ائمہ اہل بیت علیہم السلام کے حرموں میں بھی نہ ٹھہرے[1]

۶ :- اس کے لیے مسجد میں کسی چیز کا رکھنا حرام ہے[2]

یاددہانی :

سوال :

جو خاتون حالتِ حیض میں ہو کیا وہ ووٹ ڈالنے کے لیے مسجد جاسکتی ہے اور اگر اسے مجبوراً وہاں کافی دیر ٹھہرنا پڑے تو ٹھہر سکتی ہے ؟

جواب :

ایسی صورت میں ٹھہرنا جائز نہیں ہے[3]

۷ :- ان سوروں کا پڑھنا جن میں سجدہ واجب ہے حرام ہے

وہ چار سورے یہ ہیں :

۱۔ سورہ : ۳۲ : الم تنزیل

---

[1] توضیح : مسئلہ ۳۵۵

[2] توضیح : مسئلہ ۳۵۵

[3] رسالہ نوین : چاپ جدید : ج ۱ : ص ۱۱۳

۲۔سورہ : ۴۱ حم السجدہ

۳۔سورہ : ۵۳ والنجم

۴۔سورہ : ۹۶ اقراء

ان سوروں میں سے کسی بھی سورہ کا ایک حرف پڑھنا بھی حرام ہے۔

البتہ ،

اس بات پر توجہ رہے کہ سورہ سجدہ کا پڑھنا حائض کے لیے حرام ہے لیکن ان سوروں کا سننا خواہ آیت سجدہ ہی کیوں نہ ہو حرام نہیں ہے۔

اور ، اگر آیت سجدہ سن لے تو فوراً سجدہ واجب بجالائے[1]

۸ :۔ ان معین صورتوں کے علاوہ جو فقہی کتابوں میں موجود ہے، عام حالات میں حائض کو اگر حالتِ حیض میں طلاق دی جائے تو طلاق باطل ہے۔[2]

۹ :۔ رمضان کے مہینہ میں اگر حائض طلوع صبح صادق سے پہلے پاک ہو جائے تو اسے غسل کرلینا چاہیے تاکہ وہ پاکیزہ حالت میں صبح کرے۔

اور ،

اگر عمداً حالتِ حیض میں صبح کرے تو اس دن اس کا روزہ باطل ہوگا۔[3]

یاددہانی :

نماز کے سلسلہ میں خواتین کو چند نکات پر توجہ دینا ضروری ہے :

---

[1] عروۃ : فی احکام الحائض مسئلہ نمبر ۲ و توضیح : مسئلہ ۳۵۵

[2] عروۃ : فی احکام الحائض ص ۳۴۳

[3] عروۃ : باب الصوم فی المفطرات مسئلہ ۴۸

الف: اگرکسی خاتون کو یہ خیال پیدا ہو کہ وہ حائض ہونے والی ہے اور نماز کا وقت شروع ہو چکا ہو تو اسے نماز پڑھنے میں جلدی کرنا چاہیے ورنہ اس نماز کی قضا اس پر واجب ہو گی۔

البتہ ،

یہ دیکھنا ضروری ہے کہ نماز کا وقت شروع ہونے اور حیض شروع ہونے کے درمیان اتنا عرصہ ہو کہ اس وقت کے فریضہ کے مطابق نماز ادا کی جا سکتی ہو۔

یعنی ———

اگر مقیم ہے تو نماز کا وقت شروع ہونے اور حیض کے آغاز کے درمیان ظہر کے لیے چار اور ظہر و عصر کے لیے آٹھ رکعت ———

اور ———

اگر مسافر ہے تو ظہر کے لیے دو اور ظہر و عصر کے لیے چار رکعت کا وقت مل جائے۔

ب: اسی طرح اگر کوئی خاتون نماز کا وقت ختم ہونے سے اتنا پہلے پاک ہو جائے کہ وہ اپنا فریضہ یعنی اگر غسل و وضو اس کے لیے مضر ہے تو تیمم ورنہ غسل و وضو بجا لانے کے بعد نماز ادا کر سکتی ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ جلدی کرے اور نماز ادا کرے۔

ورنہ ،

اس نماز کی قضا اس پر واجب ہو گی۔

ج : اگر حائض کو شک ہو کہ نماز کے لیے وقت ہے یا نہیں تو اسے نماز پڑھ لینا چاہیے۔

د : اگر حائض کو خیال ہو کہ اتنا وقت نہیں ہے کہ مقدماتِ نماز (یعنی غسل و وضو یا تیمم) بجالانے کے بعد وہ ایک رکعت نماز وقت میں پڑھ سکتی ہے اور نماز نہ پڑھے پھر بعد میں اسے معلوم ہو کہ اتنا وقت تھا تو اس پر قضا واجب ہو گی۔

ب : مستحبات :

حائض کے مستحبات

یعنی جو کام حائض کے لیے مستحب ہیں

مستحب ہے کہ خواتین حیض کے دنوں میں نماز کے اوقات میں حتی الامکان خود کو خون سے پاک کریں۔ روئی اور رومال یا پیڈ اور چڈی بدل لیں اور وضو

یا

اگر وضو نہ کر سکیں تو تیمم کر کے جائے نماز پر رو بقبلہ بیٹھیں اور ذکر و تسبیح و دعا و درود یا تلاوت قرآن میں مشغول رہیں۔
اگرچہ حائض کے لیے نماز کے اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات

میں تلاوتِ قرآن (خواہ سات آیات ہی پڑھے) مکروہ ہے۔

یعنی ،

اس کا ثواب کم ہے مگر اوقاتِ نماز میں مستحب ہے اور ثواب زیادہ ہے[1]

ج ۔ مکروہات :

حائض کے مکروہات یعنی جو کام حائض کے لیے مکروہ ہیں :

حائض کے لیے نماز کے اوقات کے علاوہ باقی اوقات میں تلاوت قرآن مکروہ ہے۔

اسی طرح اس کے لیے ؛

قرآن مجید کا ساتھ رکھنا ،

بدن کے کسی بھی حصہ کا قرآن حکیم کے حاشیہ یا کتابتِ قرآن کے درمیان خالی جگہوں سے مس کرنا ،

نیز ———

مہندی و خضاب لگانا مکروہ ہے[2]

یاددہانی :

الف : مجنب کے لیے ایسی سات آیتوں تک کی تلاوت میں کراہت

---

[1] توضیح : مسئلہ ۳۷۶

[2] توضیح : مسئلہ ۳۷۷

نہیں ہے جو ان سوروں سے نہ ہوں جن میں واجب سجدے ہیں۔

لیکن،

مجنب کے لیے سات آیتوں سے زیادہ کی تلاوت مکروہ ہے۔
اور ستر سے زیادہ آیتوں کی تلاوت کی کراہت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

لیکن،

خواتین کے لیے حیض کے دوران نماز کے اوقات کے علاوہ باقی اوقات میں سات آیتوں کی تلاوت بھی مکروہ ہے۔

یعنی،

اس تلاوت کا ثواب کم ہے [1]

ب: سوال:

کیا خواتین ماہِ رمضان میں ایسی گولیاں استعمال کر سکتی ہیں جو حیض کو روک دیں تاکہ پورے مہینہ کے روزے رکھ سکیں؟

جواب:

اگر گولیاں ان کے لیے نقصان دہ نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے [2]

---

[1] عروۃ: فی احکام الحائض: مسئلہ ۴۱ و ۴۲

[2] رسالہ نوین۔ چاپ جدید: ج ۱ ص: ۱۱۳۔ استفتاءات حضرت امام

تیسرا حصّہ

استحاضہ

گفتگو کے عناوین:

① — استحاضہ کیا ہے؟
② — خونِ استحاضہ کی علامتیں
③ — استحاضہ کی قسمیں
④ — ہر نماز سے پہلے مستحاضہ کا فریضہ
⑤ — مستحاضہ کے احکام

اِستحاضہ

۱ —●— استحاضہ کیا ہے؟

عورت جو خون نو سال کی عمر سے پہلے ——— یا سنگی کے بعد، خون نفاس کے بعد ——— یا ——— اپنی دو ماہانہ عادتوں کے درمیان دیکھے وہ استحاضہ کہلاتا ہے۔

۲ —●— خونِ استحاضہ کی علامتیں:

۱۔ خونِ استحاضہ اکثر و بیشتر سرد اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔

۲۔ بغیر اُچھلے اور بغیر جلن کے آتا ہے۔

۳۔ گاڑھا بھی نہیں ہوتا۔

ممکن ہے کبھی سیاہ یا سُرخ اور گرم اور گاڑھا بھی ہو ، نیز کبھی کبھی خون اچھل کر اور جلن کے ساتھ بھی باہر آسکتا ہے[1]

۳ ـــ● ـــ استحاضہ کی قسمیں :

۱: قلیلہ
۲: متوسطہ
۳: کثیرہ

۱ ـ قلیلہ :

استحاضۂ قلیلہ وہ خون ہے جو روئی[2] کے اندر سرایت نہ کرے

۲ ـ متوسطہ :

استحاضۂ متوسطہ وہ خون ہے جو روئی کے اندر سرایت کر کے دوسری طرف سے ظاہر ہو جائے ۔

لیکن ـــــــــــ

اس کپڑے پر نہ لگے جو عموماً خواتین ، خون لباس میں لگنے سے روکنے کے لیے رکھتی ہیں ۔

---

[1] توضیح : مسئلہ ۳۹۲

[2] روئی سے مراد وہ روئی ہے جو یہ معلوم کرنے کے لیے خون نکلنے والی جگہ پر رکھی جاتی ہے کہ خون استحاضۂ قلیلہ کا ہے یا متوسطہ کا یا کثیرہ کا ۔

۳۔ کثیرہ:

استحاضہ کثیرہ وہ خون ہے جو روئی کے اندر داخل ہو کر دوسری طرف سے ظاہر ہو جائے۔

اور ـــــ

کپڑے پر بھی لگ جائے۔

۴ ـــ ● ـــ ہر نماز سے پہلے مستحاضہ کا فریضہ:

مستحاضہ کو چاہیے کہ وہ ہر نماز سے پہلے آزمائش کرے کہ اس کا استحاضہ کس قسم کا ہے؟

قلیلہ ـــــ متوسطہ ـــــ یا ـــــ کثیرہ

اور ـــــ

اگر اپنی آزمائش سے پہلے نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے۔

تو ـــــ

اگر قصد قربت رکھتی ہو جیسے عالم غفلت میں اور اپنے فریضہ کے مطابق عمل کیا ہو،

مثلاً ـــــ

اس کا استحاضہ قلیلہ تھا اور اس نے استحاضہ قلیلہ کے مطابق عمل کیا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

اور ـــــ

اگر قصد قربت نہ رکھتی ہو یا اس نے اپنے فریضہ کے مطابق عمل نہ

گیا ہو۔

مثلاً ـــــــ

اس کا استحاضہ متوسطہ تھا اور اس نے قلیلہ کے فرائض ادا کیے تو اس کی نماز باطل ہے لے

۵ ـــ ● ـــ مستحاضہ کے احکام :

الف : استحاضہ قلیلہ کے احکام :

ا : خون دیکھنے کی صورت میں عورت کے لیے لازم ہے کہ ہر نماز کے لیے علیحدہ ایک وضو کرے خواہ نماز واجب ہو یا مستحب۔

یعنی ـــــــ

نماز ظہر کے لیے ایک وضو اور نماز عصر کے لیے دوسرا وضو اسی طرح مغرب اور عشاء کے لیے۔

۲ : ہر نماز کے لیے روئی کو تبدیل کرے۔

یا ـــــــ

اس کو پاک کرے اور اگر خون عضو کے بیرونی حصہ پر لگا ہو تو اسے بھی پاک کرے،

مثلاً ـــــــ

نماز ظہر کے لیے ایک مرتبہ اور خون دیکھنے کی صورت

لے عروۃ : فصل فی احکام الاستحاضہ مسئلہ ۴۔ توضیح : مسئلہ ۴۰۵

میں نماز عصر کے لیے دوسری مرتبہ [1]

یاد دہانی :

مستحاضہ قلیلہ کے لیے جس طرح ہر نماز کی خاطر وضو کرنا ضروری ہے اسی طرح اس کے لیے ہر اس کام کے لیے وضو کرنا واجب ہے جس کی شرط طہارت ہے۔

جیسے ——

طواف —— یا —— نذر کی صورت میں، کتابتِ قرآن سے جسم مس کرنے کے لیے،

نیز یہ بھی خیال رہے کہ :

ان سب کاموں کے لیے ایک وضو کافی نہیں ہوگا بلکہ ہر کام کے لیے الگ وضو کرنا ہوگا حتیٰ کہ جتنی مرتبہ بھی بدن کتابتِ قرآن سے مس کرنا ہو احتیاط واجب کے طور پر الگ الگ وضو کرے [2]

استحاضہ کثیرہ و متوسطہ کے احکام

- مخصوص
  - متوسطہ ۱
  - کثیرہ ۲
- مشترک ۳

---

[1] عروۃ : فصل فی احکام الاستحاضۃ مسئلہ ۵

[2] عروۃ : فصل فی احکام الاستحاضۃ مسئلہ ۱۷

۱-۱ استحاضہ متوسطہ کے مخصوص احکام:

مستحاضہ متوسطہ اگر اس حالت پر رہے تو اسے نمازِ صبح سے پہلے ایک غسل کرنا ہوگا

البتہ،

جب وہ پہلی مرتبہ متوسطہ ہو تو اگر نمازِ صبح کے بعد ہو تو اسے متوسطہ ہونے کے بعد پہلی نماز کے لیے غسل کرنا ہوگا،

مثلاً

اگر وہ نمازِ ظہر وعصر سے پہلے متوسطہ ہو جائے تو اس سے قبل اور اگر مغربین سے پہلے ہو تو ان سے قبل ایک غسل کرنا ہوگا۔ پھر اگر دوسرے دن وہ اس حالت پر باقی رہے تو اسے ہر نمازِ صبح سے پہلے ایک غسل کرنا ہوگا۔ مختصر یہ کہ مستحاضہ متوسطہ کو دن میں صرف ایک ہی غسل کرنا ہوگا۔[1]

۲-۱ استحاضہ کثیرہ کے مخصوص احکام:

مستحاضہ کثیرہ کو ہر نماز کے لیے ایک غسل کرنا ہوگا۔

البتہ

اگر نمازِ ظہر وعصر یا مغرب وعشاء اس طرح ادا کرے کہ دونوں نمازوں کے درمیان فاصلہ نہ دے تو یہ دونوں نمازیں ایک ہی غسل سے پڑھ سکتی ہے۔

---

[1] عروۃ: فی احکام الاستحاضہ مسئلہ ۱، ۲

لیکن ــــــــ
اگر ظہر عصر ـــــــ یا ـــــــ مغرب وعشاء کے درمیان
فاصلہ ہو جائے تو پھر دوبارہ غسل کرنا ہوگا۔[1]

۳-۱ استحاضہ متوسطہ وکثیرہ کے مشترک احکام:

۱: ہر نماز کے لیے الگ وضو کرے۔

۲: ہر نماز کے لیے روئی بدلے ـــــ یا ـــــ پاک کرے۔
اور عضو کے بیرونی حصہ پر اگر خون لگ جائے تو اسے بھی پاک کرے۔[2]

۳: خون بند ہونے کے بعد، خون بند ہونے کی خاطر ایک غسل کرے۔[3]

۴: اگر نقصان کا اندیشہ نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وضو اور غسل کے بعد نماز کے تمام ہونے تک حتی الامکان خون کو باہر نکلنے سے روکے اور اگر کوتاہی کے سبب خون باہر نکل آئے تو نماز بلکہ وضو وغسل کا بھی اعادہ کرے۔[4]

۵: اگر کوئی خاتون استحاضہ کثیرہ یا متوسطہ کی صورت میں نماز کے وقت سے پہلے بدن کے کسی حصہ کو کتابتِ قرآن سے مس

---

[1] توضیح: مسئلہ ۳۹۶

[2] عروۃ: فصل فی احکام الاستحاضہ مسئلہ ۲

[3] عروۃ: فصل فی احکام الاستحاضہ مسئلہ ۱۶

[4] عروۃ: فصل فی احکام الاستحاضہ مسئلہ ۹ - تحریر: ج ۱ ص ۵۸ مسئلہ ۴

کرنا چاہے تو اسے غسل اور وضو کرنا ہوگا۔[1]

۶: ان حالات میں شوہر کے لیے اسی صورت میں ہمبستر ہونا حلال ہے جب بیوی نے غسل کر لیا ہو۔

خواہ ———

دوسرے کام مثلاً وضو یا روئی بدلنا جو نماز کے لیے واجب ہیں انجام نہ دیے ہوں۔[2]

۷: ان حالات میں خواتین کے لیے روزہ کی صحت کی شرط یہ ہے کہ دن میں ان پر جو غسل واجب ہیں وہ انجام دیں ۔ البتہ استحاضہ کثیرہ میں جس دن روزہ رکھنا ہے اس کی رات کا مغرب وعشاء کا غسل بھی صبح کے روزہ کی صحت کے لیے ضروری ہے۔[3]

۸: احتیاط واجب ہے کہ مستحاضہ روزہ کے دن جس حد تک خون کو باہر آنے سے روک سکتی ہے روکے۔

یاددہانی:

۱- مستحاضہ کثیرہ یا متوسطہ اگر نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے غسل کرے تو اس کا غسل باطل ہے بلکہ اگر اذان صبح کے نزدیک نماز شب کے لیے غسل کرکے نماز شب پڑھے تب بھی احتیاط واجب ہے

---

[1] توضیح: مسئلہ ۴۲۹

[2] توضیح: مسئلہ ۴۲۸

[3] عروۃ: فصل فی احکام الاستحاضۃ: مسئلہ ۹، ۱۲، توضیح: مسئلہ ۴۱۷

کہ طلوعِ صبح کے بعد دوبارہ غسل اور وضو کرے[1]

۲۔ اگر کوئی خاتون نمازِ عصر کے بعد مستحاضہ ہو اور غروب تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ درست ہے[2]

۳۔ اگر استحاضہ کا خون باہر نکل آئے تو وضو اور غسل باطل ہو جائے گا[3]

۴۔ جن موقعوں پر غسل اور وضو دونوں ضروری ہیں، ان موقعوں پر جو بھی عمل پہلے انجام دے درست ہے،

البتہ ——

بہتر ہے کہ پہلے وضو اور پھر غسل کرے[4]

۵۔ مستحاضہ کو وضو اور غسل کے بعد فوراً نماز پڑھنا چاہیے۔

چنانچہ ——

اگر وہ وضو اور غسل کے بعد نماز میں دیر کرے،

تو ——

اس کی نماز صرف اس صورت میں درست ہے کہ اسے یقین ہو کہ وضو کے بعد سے خون نہیں نکلا ہے

اور،

---

[1] توضیح: مسئلہ ۴۰۱

[2] توضیح: مسئلہ ۴۱۹

[3] توضیح: مسئلہ ۳۲۳، ۴۰۷

[4] عروہ: فصل فی احکام الاستحاضۃ۔ مسئلہ ۷

اندام نہانی کے اندر بھی خون موجود نہیں ہے، ورنہ نماز باطل ہے۔
البتہ،
نماز پڑھنے میں جلدی مستحبات نماز کی ادائیگی پر اثر انداز
نہیں ہوتی۔
چنانچہ ــــــــــ
اگر مستحاضہ اپنی نماز کے لیے اذان ــــ یا ــــ اقامت
کہے ــــ یا ــــ دوسرے مستحبات انجام دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

---

[1] عروۃ: فصل فی احکام الاستحاضہ مسئلہ ۸

چوتھا حصہ

جنابت

گفتگو کے عناوین:

① — جنابت کے اسباب۔
② — جو چیزیں جنب پر حرام ہیں۔
③ — جو چیزیں جنب پر مکروہ ہیں۔
④ — وہ چیزیں جن کی صحت کا دارومدار غسل جنابت پر ہے۔

جنابت

جنابت کی گفتگو میں کچھ حساس موضوعات زیرِ بحث ہیں اور ہمیں امید ہے کہ ہم خداوندِ عالم کے فضل وکرم اور ائمۂ معصومین علیہم السلام کی توجہ سے انشاء اللہ ان موضوعات کے مطالب کی دستہ بندی میں کامیاب رہیں گے۔

۱ ●— جنابت کے اسباب

انسان دو میں سے کسی ایک چیز کے ذریعہ جنب ہوتا ہے:

الف: جماع:

جماع کو آمیزش یا ہمبستری بھی کہتے ہیں۔

چنانچہ اگر انسان جماع کرے اور اس کا عضوِ ختنہ گاہ کے برابر یا اس سے زیادہ داخل ہو جائے وہ عورت میں ہو یا مرد میں۔ قُبُل

یعنی اگلے حصے میں ہو یا دُبر یعنی پچھلے حصہ میں ، یہ دونوں یعنی جماع کرنے والا اور جماع کروانے والا یا والی بالغ ہو یا نابالغ دونوں جنب ہو جائیں گے خواہ منی باہر نہ بھی نکلے ۔

البتہ اگر شک ہو کہ ختنہ گاہ کے برابر داخل ہوا ہے یا نہیں تو جنب نہیں ہوں گے اور ان پر غسل واجب نہیں ہو گا۔[1]

ب : منی کا نکل آنا :

اگر انسان کے منی نکل آئے ،

خواہ وہ سوتے میں نکلے (جسے احتلام کہتے ہیں)

یا جاگتے میں ،

کم مقدار میں ہو

یا زیادہ مقدار میں

شہوت (یعنی جنسی لذت کے احساس) کے ساتھ نکلے

یا بغیر شہوت کے ،

اس کے اپنے ارادہ و اختیار سے نکلے

یا بغیر اختیار و ارادہ کے

تو

وہ جنب ہو جائے گا۔

البتہ ،

یہ اس صورت میں ہے جبکہ انسان کو یقین ہو کہ جو پانی یا رطوبت

---

[1] توضیح : مسئلہ ۳۴۵ و ۳۴۹ - ۳۵۱ -

نکلی ہے وہ منی ہی ہے ،

لیکن ـــــ

اگر کوئی رطوبت یا پانی انسان سے خارج ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ یہ منی ہے یا کوئی اور رطوبت

تو ـــــــ

اگر یہ شخص مرد اور صحت مند ہو تو اگر اس میں درج ذیل تین علامتیں پائی جاتی ہوں تو اس پر منی کا حکم لگے گا اور وہ جنب قرار پائے گا۔

اور ،

یہ صرف شک کی صورت میں ہے کیونکہ

اگر کسی رطوبت کے بارے میں یقین ہو کہ یہ منی ہے تو اس میں علامتوں کا دیکھنا یا پایا جانا ضروری نہیں ہے۔

وہ تین علامتیں یہ ہیں :

۱ : شہوت کے ساتھ نکلے۔

۲ : اُچھل کر نکلے۔

۳ : رطوبت کے نکلنے کے بعد بدن سُست ہو جائے۔

لیکن اگر کوئی مرد مریض ہو یا عورت ہو تو اس کے جنب ہونے کے لیے فقط اتنی ہی بات کافی ہے کہ یہ رطوبت یا پانی شہوت کے ساتھ باہر نکلا ہو ـــــــ

اور ،

اس میں دوسری دو علامتوں کا پایا جانا ضروری نہیں ہے۔

اگرچہ حکم یہ ہے کہ عورت اور مریض ـــــ

خصوصاً ۔

عورت اگر پہلے سے باوضو نہ ہو تو شک کی صورت میں غسل کے علاوہ وضو بھی کرے۔

بلکہ مجموعی طور پر خواہ شک ہو یا یقین اگر تینوں علامتیں جمع نہ ہوں تو ـــــــ

بہتر ہے کہ اگر پہلے سے باوضو نہ ہو اور اس کا وظیفہ وضو ہو (یعنی نماز کے لیے اسے وضو کرنا ہو) تو غسل کے علاوہ وضو بھی کرے۔

البتہ ،

جن موقعوں پر کہا گیا ہے کہ بہتر ہے کہ غسل کے علاوہ وضو بھی کرے ان موقعوں پر مناسب یہ ہے کہ پہلے کسی طرح اپنی طہارتِ غسلی کو باطل کرے (یعنی بیت الخلاء (ٹوائلٹ) وغیرہ جا کر حدث اصغر سے غسل کی طہارت کو ختم کرے تاکہ وضو کا جواز پیدا ہو جائے)

پھر وضو کرے ،

کیونکہ ،

غسل جنابت کے ساتھ وضو نہیں کیا جا سکتا ہے[1]

یاد دہانی :

۱ : اگر منی اپنی جگہ سے حرکت کرے لیکن باہر نہ نکلے یا انسان کو شک ہو کہ اس کی منی نکلی ہے یا نہیں تو وہ جنب نہیں ہے اور اس پر

---

[1] عروۃ : فصل فی غسل الجنابۃ مسئلہ ۱۱ - تحریر ج ۱ ص ۳ - توضیح : مسئلہ ۳۴۵ و ۳۴۶

غسل واجب نہیں ہوگا۔[1]

۲: مستحب ہے کہ انسان منی نکلنے کے بعد پیشاب کرے یعنی پیشاب کے ذریعہ منی کا استبرا کرے۔

کیونکہ،

اگر وہ منی نکلنے کے بعد پیشاب نہ کرے اور غسل کرنے کے بعد کوئی ایسی رطوبت خارج ہو جس کے متعلق وہ نہ جانتا ہو کہ یہ منی ہے یا نہیں تو اس پر منی کا حکم لگے گا اور وہ مجنب قرار پائے گا۔

اور ———

ایسی صورت میں اسے دوبارہ غسل کرنا پڑے گا۔[2]

۳: اگر کوئی شخص اپنے کپڑوں میں منی دیکھے اور اسے معلوم ہو کہ یہ منی اسی کی ہے اور اس نے اس کے لیے غسل نہیں کیا ہے

تو اسے چاہیے کہ ———

وہ غسل کرے۔

اور ———

جن نمازوں کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ نمازیں اس نے منی نکلنے کے بعد پڑھی ہیں ان کی قضا بجا لائے

لیکن ———

جن نمازوں کے بارے میں اس بات کا احتمال دے کہ وہ

۱ے توضیح: مسئلہ ۳۵۲

۲ے عروۃ: مستحبات غسل جنابت مسئلہ ۷ توضیح: مسئلہ ۳۴۸

نمازیں اس نے منی نکلنے کے بعد پڑھی ہیں ان کی قضا بجا لانا ضروری نہیں ہے

البتہ ______

اگر اسے یہ تو معلوم ہو کہ یہ منی اسی کی ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ یہ منی گزشتہ جنابت کی ہے جس کے لیے غسل کر چکا ہے یا پھر سے دوبارہ جنب ہوا ہے تو

ایسی صورت میں اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ اگرچہ بہتر ہے کہ احتیاطاً غسل کرے[1]

۴: منی نکلنے سے انسان صرف اسی صورت میں جنب ہو گا جب منی خود اس شخص کی ہو۔ لیکن اگر مرد کی منی عورت سے نکلے تو اس پر غسل واجب نہیں ہو گا[2]

---

[1] تحریر: ج ۱: ص ۳۷: مسئلہ ۲ - توضیح: مسئلہ ۳۵۴ -

[2] عورت کے جسم میں مرد کی منی خواہ کسی بھی صورت میں داخل ہو یعنی جماع کے ذریعہ ہو، انجکشن کے ذریعہ ہو یا کسی اور حلال یا حرام طریقہ سے ہو، وہ مرد کی اس منی کے اپنے جسم سے باہر نکلنے کے سبب جنب نہیں ہو گی۔ چنانچہ اگر جماع کے بعد کوئی عورت غسل کرے اور غسل کے بعد مرد کی منی اس کے جسم سے باہر نکلے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس کے ساتھ اس کی اپنی منی بھی مخلوط (ملی ہوئی) ہے یا نہیں؟ تو وہ جنب نہیں ہو گی کیونکہ عورت یا تو جماع کے سبب جنب ہوتی ہے خواہ جماع میں مرد کی منی نکلے یا نہ نکلے اور یہ منی اس کے جسم میں نکلے یا جسم کے باہر نکلے یا اس صورت میں کہ جب خود عورت کی اپنی منی نکل آئے۔ چنانچہ خیال رہے کہ جماع میں بھی عورت کی جنابت اس سبب سے نہیں ہے کہ مرد کی منی اس کے جسم میں ہے یا مرد کی منی اس کے جسم سے باہر نکلتی ہے بلکہ خود جماع عورت کے لیے اسی طرح جنابت کا سبب بنتا ہے جس طرح مرد کے لیے خواہ اس کی منی نکلے یا نہ نکلے۔ (مسیدہ)

البتہ اگر اس کو خود یقین ہو کہ مرد کی منی کے ساتھ خود اس کی منی
مخلوط ہو کر نکلی ہے تو وہ جنب ہو جائے گی

اور ـــــ

اس پر غسل واجب ہوگا[1]

۵ : عورتیں بھی مردوں کی طرح سوتے میں جنب (محتلم) ہو جاتی ہیں اور وہ اس صورت میں جب ان کی منی نکل آئے[2]

۶ : ممکن ہے بعض افراد کے لیے یہ بات نئی ہو کہ عورتوں کے بھی منی نکلتی ہے اور وہ بھی مردوں کی طرح سوتے یا جاگتے منی نکلنے سے جنب ہو جاتی ہیں اس لیے اس بات کی توضیح ضروری ہے:

اوّل یہ کہ مردوں کی طرح عورتوں میں بھی مادہ منویہ موجود ہوتا ہے۔

دوسرے یہ کہ احادیث و روایات اور علما کے فتوے اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ یہ امر حقیقت رکھتا ہے۔

البتہ ـــــــ

عورتوں میں مردوں کی طرح سے سوتے یا جاگتے میں ارادتاً یا بلاارادہ منی کا نکلنا عام نہیں ہے اس لیے عموماً اس بات کی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔

لیکن ـــــ

---

[1] تحریر : ج ۱ : ص ۳۶ : مسئلہ احدھا

[2] عروۃ : فصل فی غسل الجنابت ج ۱ ص ۲۸۳ : مسئلہ ۶

چونکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر شریعت کے احکام مرتب ہوتے ہیں اس لیے خواتین کا اس مسئلہ سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔

چنانچہ،

جس طرح مردوں کے عُضو سے پانچ قسم کی رطوبتیں نکلتی ہیں جس میں دو نجس اور تین پاک ہیں۔

یعنی ـــــــ

پیشاب اور منی نجس،

نیز،

ودی ـــــــ وذی اور مذی پاک ہیں۔

اسی طرح خواتین کے عضو سے بھی مختلف قسم کی رطوبتیں نکلتی ہیں، جن میں سے پانچ ـــــــ

یعنی،

خون حیض ـــــــ خون استحاضہ ـــــــ خون نفاس، جنھیں فقہی اصطلاح میں ' دماء ثلاثہ کہتے ہیں نیز پیشاب ـــــ اور ـــــ منی نجس اور باقی تمام رطوبتیں پاک ہیں۔

(ان پاک رطوبتوں میں وہ تمام رطوبتیں آتی ہیں جو شہوت کے موقعہ پر یا عام حالات میں یا بعض امراض کے سبب عورتوں کے عضو سے نکلتی ہیں۔)

(سیدہ)

" عموماً منی اور باقی رطوبتوں میں فرق کا معیار خواتین میں صرف اسی قدر ہے کہ خواتین میں منی جنسی لذت کے شدید احساس کے موقعہ پر خارج ہوتی ہے اور وہ بھی عام نہیں بلکہ عموماً ان خواتین کو ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے

جو یا تو جنسی امور کی طرف بہت زیادہ میلان رکھتی ہیں یا کسی مرض کا شکار ہوتی ہیں ۔ ورنہ عام طور سے جنسی ہیجان کے موقعہ پر جو رطوبتیں خارج ہوتی ہیں وہ پاک ہوتی ہیں ۔

پھر یہ کہ چونکہ شریعت نے ایک واضح حکم عطا فرما دیا ہے کہ جب تک کسی رطوبت کے متعلق منی ہونے کا یقین نہ ہوجائے اس وقت تک وہ پاک ہے اور اس کے نکلنے سے انسان جنب نہیں ہوتا۔ اس لیے خواتین کو اس سلسلہ میں پریشان ہونے یا شک میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔

یہ وضاحت اس لیے ضروری سمجھی گئی کہ عام طور سے یہ مسئلہ جن خواتین کے سامنے پیش کیا گیا وہ پریشان ہوئیں اور شکوک میں مبتلا ہوگئیں"۔

(سیدہ)

۲ ●—جو چیزیں جنب پر حرام ہیں:

پانچ چیزیں جنب پر حرام ہیں :

۱: بدن کا کوئی بھی حصہ قرآن کی کتابت (خواہ خود قرآن میں ہو یا کسی بھی جگہ قرآن کریم کی آیت تحریر ہو) اور خداوند بزرگ و برتر نیز پیغمبروں اور ائمہ علیہم السلام کے اسماء سے مس کرنا۔

۲: مسجد الحرام اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جانا خواہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل ہی کیوں نہ آئے ۔

۳: باقی تمام مسجدوں میں ٹھہرنا۔ خواہ وہ مسجد یا مسجدیں آباد ہوں یا ویران اور خواہ وہاں کوئی نماز پڑھتا ہو یا نہ پڑھتا ہو۔

البتہ اگر ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے

خارج ہوجائے یا کوئی چیز اٹھانے کے لیے مسجد میں داخل ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

نیز،

احتیاطِ واجب یہ ہے کہ ائمہ علیہم السلام کے حرم میں بھی توقف نہ کرے۔

بلکہ،

بہتر ہے کہ ائمہ علیہم السلام کے حرم کو اس حکم میں مسجد الحرام اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شامل کرے۔

نیز بہتر ہے کہ حرم ائمہ کے رواق یعنی ارد گرد کے کمروں اور ہال کو بھی حرم مطہر کے حکم میں شمار کریں۔[1]

۴ : مسجد میں کسی چیز کا رکھنا۔ خواہ کسی چیز کو رکھنے کے ارادے سے مسجد میں داخل ہو اور راستہ چلتے ہوئے وہ چیز مسجد میں رکھ دے یا مسجد کے باہر سے کوئی چیز مسجد کے اندر رکھ دے۔

۵ : جن چار سوروں میں واجب سجدے ہیں ان کا پڑھنا۔ حتیٰ کہ ان سوروں کا ایک حرف پڑھنا بھی حرام ہے اور وہ سورے یہ ہیں :

۱- سورہ نمبر ۳۲ (الم تنزیل)
۲- سورہ نمبر ۴۱ (حٰم السجدہ)
۳- سورہ نمبر ۵۳ (والنجم)

---

[1] یہ بات اس لیے کہی گئی ہے کہ حرم کا اطلاق صرف اس حصہ پر ہوتا ہے جس کمرہ احاطہ میں ضریح مقدس ہے اور ارد گرد کے کمرے اور ہال رواق کہلاتے ہیں (سیدہ)

۴۔ سورہ نمبر ۹۶ (اقرء)[۱]

یاد دہانی:

۱۔ اگر کسی شخص نے اپنے گھر میں کسی جگہ کو نماز خانہ یا مسجد کے عنوان سے نماز کے لیے مخصوص کر لیا ہو تو اس پر مسجد کا حکم نہیں لگے گا۔[۲]

توضیح:

عام طور سے مدرسوں، دفتروں یا بعض دوسرے عمومی مقامات پر نماز کے لیے کسی جگہ، کمرہ یا ہال کو مخصوص کر دیا جاتا ہے۔ اس قسم کی جگہوں پر مسجد کے احکام کا اطلاق نہیں ہوتا۔ شرعی طور پر مسجد کے احکام کا اطلاق فقط ان مقامات پر ہوتا ہے جن پر مسجد کے عنوان سے صیغۂ وقفِ مسجد جاری کیا گیا ہو (سیدہ)

۲۔ اگر انسان کو یقین ہو کہ مسجد کا صحن، اس کے ایوان، منارہ نیز صحن کے ارد گرد کے مکانات کی زمینیں مسجد کے نام پر مسجد ہی کے عنوان سے وقف ہوتی ہیں تو ان پر مسجد کا حکم لگے گا اور ان میں جنابت کی حالت میں داخل ہونے کا وہی حکم ہو گا جو مسجد کے لیے ہے۔

لیکن ——

اگر شک ہو کہ آیا یہ مسجد کا جزء ہے یا یہ کہ یہ زمین خود مسجد کے

۱؎ عروۃ: فصل مایحرم علی الجنب ۔ تحریر: ج ۱: ص ۳۸ و توضیح: مسئلہ ۳۵۵

۲؎ عروۃ: مایحرم علی الجنب مسئلہ ۲

لیے نہیں بلکہ مسجد کے ایوان، صحن یا اس سے متعلق مکانوں کے لیے دی گئی ہے ؛

تو ـــــــ

ایسی صورت میں اس زمین پر مسجد کا حکم نہیں لگے گا ۔

لیکن ،

بہتر یہ ہے کہ انسان ان تمام جگہوں پر ، اس وقت تک مسجد کا ہی حکم لگائے جب تک اسے یقین نہ ہو جائے ـــــــ کہ

ان مقامات کو مسجد کے عنوان سے وقف نہیں کیا گیا ہے[1]

۳ : جنب مرد یا عورت یا حائض خاتون اگر دعائے کمیل پڑھنا چاہے

تو ـــــــ

اسے جملہ اَفَمَنْ کَانَ مُؤمِناً کَمَنْ کَانَ فَاسِقاً لَایَسْتَوُنَ ۔ نہیں پڑھنا چاہیے ۔ کیونکہ یہ سورۂ "السجدہ" کا جزو ہے اور یہ سورہ ان سوروں میں سے ہے جن میں سجدہ واجب ہے[2] ۔

۴ : امام زادوں کے حرم میں جنب مرد یا عورت کا جانا حرام نہیں ہے ۔

لیکن ـــــــ

---

[1] عروۃ : فصل مایحرم علی الجنب : مسئلہ ۴

[2] عروۃ : فصل مایحرم علی الجنب : مسئلہ ۵

اولیٰ اور بہتر یہی ہے کہ مشہور امام زادوں مثلاً حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے حرم میں جنابت کی حالت میں نہ جائے [1]

۳ ● —— جو چیزیں جنب پر مکروہ ہیں:

۱: کھانا پینا۔

جنب کے لیے کھانا پینا مکروہ ہے۔
لیکن اگر وضو کرے تو کھانا پینا مکروہ نہیں رہے گا۔

البتہ،

ہاتھ دھونے، کُلّی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے کے بعد کھانے پینے کی کراہت کے سلسلہ میں اگرچہ بعض فقہا کا کہنا ہے کہ کھانے پینے کی کراہت ختم ہوجائے گی۔

مگر،

امام خمینی مدظلہ العالی کے فتویٰ کے مطابق اگرچہ اس صورت میں کراہت میں کمی آجائے گی لیکن کراہت ختم نہیں ہوگی۔

۲: جن سوروں میں سجدہ واجب ہے ان سوروں کے علاوہ باقی قرآن سے ——————

سات سے زیادہ آیتوں کی تلاوت،

جنب کے لیے مکروہ ہے اور ستر سے زیادہ آیتوں کی تلاوت میں کراہت زیادہ ہوجائے گی (یعنی اس تلاوت کا ثواب کم ہوجائے گا)

---

[1] مجمع المسائل: ج ۱ سوال ۲۰۴

۳: بدن کے کسی حصے کا قرآن مجید کی جلد، حاشیہ اور اس کی سطروں کے درمیانی حصہ پر لگانا۔

۴: قرآن مجید کا ساتھ رکھنا۔

۵: مہندی یا اس جیسی کسی چیز سے خضاب کرنا۔

۶: جسم پر تیل لگانا۔

۷: سونا۔

البتہ اگر وضو کرے یا پانی نہ ہونے کے سبب وضو یا غسل کے بجائے تیمم کر لے تو سونا مکروہ نہیں رہے گا۔

۸: احتلام یعنی سوتے میں منی نکلنے کی وجہ سے جنب ہونے کے بعد جماع کرنا۔[۱]

۴ —●— وہ چیزیں جن کی صحت کا دارومدار غسل جنابت پر ہے

۱: واجب نمازیں، خواہ ادا ہوں یا قضا۔

مستحب نمازیں،

نمازوں کے وہ اجزاء جو دوران نماز بھولے سے رہ گئے ہوں،

نیز،

نماز احتیاط ——

---

[۱] عروۃ: فصل مایکرہ علی الجنب و توضیح: مسئلہ ۳۵۶

ان سب کے لیے غسلِ جنابت ضروری ہے۔

البتہ ،

نمازِ میت ، سجدۂ شکر اور سجدۂ واجب والی آیت کے سننے پر واجب ہونے والے سجدے کا دارومدار غسل جنابت پر نہیں ہے

یعنی ،

یہ عبادات حالتِ جنابت میں انجام دی جاسکتی ہیں[1]

۲ : طواف واجب بلکہ بعید نہیں ہے کہ طواف مستحب کے لیے بھی غسل جنابت ضروری ہو[2]

۳ : روزہ ماہ مبارک رمضان اور اس کی قضا۔ یعنی اگر کوئی شخص ارادتاً یا بھول کر بھی جنابت کی حالت میں صبح کرے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہے۔

البتہ

ماہِ مبارک رمضان اور اس کے قضا روزوں کے علاوہ باقی تمام روزے جنابت کے ساتھ صبح کرنے سے باطل نہیں ہوتے۔

---

[1] یاد رہے کہ واجب سجدہ کی آیت کی تلاوت جنب کے لیے حرام ہے لیکن اگر وہ واجب سجدے کی آیت سُنے تو چونکہ سجدہ کی آیت سننے پر سجدہ فوراً واجب ہے اس لیے اسے غسل کے بغیر سجدہ کر لینا چاہیے (سیدہ)

[2] کیونکہ مسجد حرام میں جنابت کے عالم میں داخلہ حرام ہے اس لیے مستحب طواف عام طور سے غسل جنابت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مگر یہ کہ کوئی شخص اتنی دور سے طواف کرے کہ وہ حدودِ حرم کعبہ کے باہر ہو جو آج کل ممکن نہیں ہے (سیدہ)

لیکن ، امام خمینی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ :

روزہ دار کو چاہیئے کہ ماہِ مبارک رمضان اور اس کے قضا روزوں کے علاوہ ،

دوسرے واجب روزوں (جو مثلاً نذر یا عہد یا کفارہ کے سبب واجب ہوئے ہوں) میں بھی اراداتاً جنابت کی حالت میں صبح نہ کرے۔

ہاں !

روزہ کے دوران اگر کوئی شخص عمداً

اور ــــــــــــ

اراداتاً جنب ہو (خواہ فعل حرام کے ذریعہ یا فعل حلال کے ذریعہ)

تو ــــــــــــ

ہر قسم کا روزہ ، حتیٰ کہ مستحب روزہ بھی باطل ہو جائے گا۔

لیکن :

صبح کے بعد دن کے کسی بھی حصّہ میں سوتے میں جنب ہونے یعنی احتلام سے کسی بھی قسم کے روزہ کو ضرر نہیں پہنچے گا۔[۱]

---

[۱] عروۃ : فصل فی غسل الجنابۃ ۔ بعد از مسئلہ ۱۱ ۔ فصل فیما یتوقف علی الغسل من الجنابۃ و تحریر : ج ۱ ص ۳۸ ۔

پانچواں حصّہ

نفاس

گفتگو کے عناوین

۱— نفاس کیا ہے ؟

۲— نفاس کی تشخیص کا ملاک ۔

۳— خواتین نفاس کے بعد جو خون دیکھتی ہیں اس کا حکم ۔

۴— خون نفاس بند ہو جانے کے بعد خواتین کا فریضہ ۔

۵— جو چیزیں نفساء کے لیے حرام، مکروہ یا مستحب ہیں ۔

نفاس

۱ ــ نفاس کیا ہے؟

ماں کے پیٹ سے بچّے کے پہلے حصہ کے باہر آنے کے بعد سے عورت جو بھی خون دیکھے وہ اگر دس دن سے زیادہ آئے یا دسویں دن ختم ہو جائے

تو،

اس خون کو "نفاس"

اور،

جو خاتون حالت نفاس میں ہو اسے نفساء کہتے ہیں۔[1]

---

[1] توضیح : مسئلہ ۵۰۸

یاد دہانی:

الف: ضروری نہیں کہ ماں کے پیٹ سے نکلنے والے بچے کی خلقت مکمل ہو چکی ہو بلکہ اگر خون کا ایسا لوتھڑا بھی رحم مادر سے خارج ہو جس کے بارے میں خود عورت یہ جانتی ہو یا چار دائیاں یہ گواہی دے دیں کہ اگر یہ رحم میں رہ جاتا تو انسان بن جاتا۔ تب بھی وہ عورت دس دن تک جو خون دیکھے گی وہ نفاس ہوگا۔[1]

ب: ممکن ہے کہ خون نفاس ایک لحظہ سے زیادہ نہ ہو لیکن دس روز سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔[2]

ج: عورت بچے کے پہلے حصہ کے باہر آنے سے پہلے جو خون دیکھتی ہے وہ نفاس نہیں ہوتا ہے۔[3]

---

[1] توضیح: مسئلہ ۵۱۰

[2] توضیح: مسئلہ ۵۱۱

[3] توضیح: مسئلہ ۵۰۹

۲ ● نفاس کی تشخیص کا ملاک :

ملاک تشخیص نفاس

- وہ خون جو خواتین بچہ کے پہلے حصہ کے باہر آنے سے اس کے پورے باہر آنے تک دیکھتی ہیں ۱
- وہ خون جو خواتین بچہ کی ولادت مکمل ہونے کے بعد دیکھتی ہیں۔ ایسی صورت میں خون
  - دس دن تک بند ہو جائے ۲
  - دس دن سے زیادہ آئے
    - حیض میں عادت رکھتی ہے ۳
    - حیض میں عادت نہیں رکھتی ۴

۱۔ اس خون کا حکم یہ ہے کہ وہ خواہ کتنے ہی دن کیوں نہ آئے اور چاہے دس دن سے زیادہ بھی آئے نفاس ہے۔

کیونکہ،

ممکن ہے کہ کوئی بچہ رحم مادر میں مر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہو

اور ہر دفعہ اس کا ایک حصہ نکلتا ہے[1]

۲۔ یہ بھی تمام کا تمام نفاس ہے خواہ کوئی خاتون حیض میں عادت ہی کیوں نہ رکھتی ہو اور باقی کو چونکہ نہیں جانتی کہ دسویں دن رُکا یا نہیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ ایک یا دو دن استظہار کرے۔

یعنی،
عبادت ترک رکھے یہاں تک کہ اس کی کیفیت واضح ہو جائے۔

اب ــــــ
اگر دسویں دن رک گیا تھا تو تمام نفاس ہے اور اگر دس دن سے بڑھ گیا ہے تو جتنے دن عادت سے زیادہ خون دیکھا تھا اس کو استحاضہ قرار دے۔ اور جن عبادتوں کو استظہار کی بنا پر ترک کیا تھا ان کی قضا بجالائے[2]

۳۔ عادت کے دنوں کے برابر نفاس اور باقی استحاضہ ہے۔

لیکن،
چونکہ ایام عادت کے بعد عموماً یہ معلوم نہیں ہوتا کہ خون دس دن سے زیادہ آئے گا یا نہیں،

اس لیے ــــــ
بہتر ہے کہ ایک یا دو دن استظہار کی خاطر عبادت ترک کرے

یا ــــــ
مستحاضہ کے کام انجام دے۔ اور اگر خون دس دن سے زیادہ

۱؎ عروۃ: فصل فی النفاس، توضیح مسئلہ ۵۰۸

۲؎ توضیح: مسئلہ ۵۱۸

آئے تب بھی اگر اس نے ایامِ عادت کے بعد کے دنوں میں عبادت ترک کی ہو تو اس کی قضا بجالائے[1]

۴۔ اس صورت میں اس کے پہلے دس دن نفاس اور باقی استحاضہ ہیں[2]

یاددہانی :

اگر نفاس کا خون دس دن سے زیادہ آئے ،

تو

احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو خواتین عادت رکھتی ہوں وہ عادت کے دنوں کے بعد سے اور جو عادت نہ رکھتی ہوں وہ دسویں دن سے زچگی کے اٹھارویں دن تک مستحاضہ کے اعمال بجالائے اور جو کام نفساء پر حرام ہیں ان کو ترک رکھیں[3]

۳ ― ● ― خواتین نفاس کے بعد جو خون دیکھتی ہیں اس کا حکم

جو خواتین معین عادت رکھتی ہیں ۱

جو خواتین معین عادت نہیں رکھتی ہیں ۲

۱۔ جو خواتین معین عادت رکھتی ہیں ؛

وہ اپنے ایامِ عادت کے مطابق ایام کو نفاس قرار دیں گی۔

۱۔ توضیح : مسئلہ ۵۱۸

۲۔ توضیح : مسئلہ ۵۲۰

۳۔ توضیح : مسئلہ ۵۱۷

اور ،

اس کے بعد دس دن تک جو خون دیکھیں گی خواہ وہ ان کی ماہانہ عادت کے دنوں میں ہی کیوں نہ ہو اسے استحاضہ قرار دیں گی۔

البتہ ،

اگر دس دن کے بعد خون دیکھیں ،

تو ـــــــــــ

اگر وہ خون ماہانہ عادت کے دنوں میں ہو تو حیض ہوگا خواہ اس میں حیض کی نشانیاں ہوں یا نہ ہوں۔

اور ،

اگر ماہانہ عادت کے دنوں میں نہ ہو تو خواہ اس میں حیض کی نشانیاں موجود بھی ہوں تب بھی اسے استحاضہ ہی قرار دیا جائے گا۔[1]

۲- جو خواتین معین عادت نہیں رکھتی ہیں ؛

وہ زچگی کے پہلے دس دنوں کو نفاس اور بعد کے دس دنوں کو استحاضہ قرار دیں۔

اور ،

جو خون بعد کے دس دنوں میں دیکھیں۔ اگر اس میں حیض کی نشانیاں ہوں تو اسے حیض ورنہ اسے بھی استحاضہ قرار دیں گی۔[2]

لیکن حضرت امام خمینی نے تحریر الوسیلہ میں فرمایا ہے کہ خون کی

---

[1] توضیح : مسئلہ ۵۱۹

[2] توضیح : مسئلہ ۵۲۰

صفات اور نشانیوں کو دیکھنے پر اگر تمام مدت خون کی نشانیاں ایک ہی جیسی ہوں تو انھیں اپنی قریبی رشتہ دار خواتین کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

اور ـــــــــ

اس صورت میں اگر ان خواتین کی عادت مختلف ہو ،

تو ـــــــــ

سات دن کو حیض ،

اور ، باقی کو ـــــــــ

اسی طرح استحاضہ قرار دینا ہوگا ،

جس کا طریق کار حیض کی گفتگو میں مفصلاً بیان ہو چکا ہے[1]

۴ ـــ ● ـــ خونِ نفاس بند ہو جانے کے بعد خواتین کا فریضہ

جس طرح حیض کے احکام میں بیان ہو چکا ہے ، اس طرح نفاس کا خون بند ہونے کے بعد خواتین کو روئی کے ذریعہ اس بات کا اطمینان حاصل کرنا ضروری ہے کہ وہ پاک ہو چکی ہیں یا نہیں ؟[2]

۵ ـــ ● ـــ جو چیزیں نفساء پر حرام مکروہ یا مستحب ہیں :

الف : حرام :

جو نو چیزیں حائض پر حرام ہیں ، وہی نفساء

---

[1] تحریر : ج ۱ : ص : ۶۲ مسئلہ نمبر ۴

[2] عروہ : فصل فی احکام النفاس ، مسئلہ نمبر ۸

پر بھی حرام ہوں گی۔

ب ۔ مستحبات و مکروہات :

حائض پر جو کام مستحب یا مکروہ ہیں وہی کام نفساء پر بھی مستحب یا مکروہ ہوں گے[۱]

---

[۱] عروۃ : فصل فی احکام النفاس مسئلہ نمبر ۱۰ ۔ توضیح : مسئلہ نمبر ۵۱۳

چھٹا حصہ

غسل کا طریقہ

گفتگو کے عناوین:

(۱)— غسلِ ارتماسی کا طریقہ
(۲)— غسلِ ترتیبی کا طریقہ
(۳)— غسلِ جنابت کے مستحبات
(۴)— غسلِ ارتماسی و ترتیبی کے فرق
(۵)— غسلِ ترتیبی وارتماسی کے مشترک احکام
(۶)— وضو اور غسل کا فرق

غسل کا طریقہ

ہر قسم کے غسل خواہ واجب ہوں یا مستحب دو میں سے کسی بھی ایک طریقہ سے انجام دیے جا سکتے ہیں:

۱۔ ارتماسی

۲۔ ترتیبی

۱۔ غسلِ ارتماسی کا طریقہ:

غسلِ ارتماسی یہ ہے کہ

انسان غسل کی نیت سے ایک دفعہ پانی میں یوں ڈوب جائے کہ پانی ایک دم یا بتدریج اس کے تمام بدن کا احاطہ کر لے۔

اور

اگر انسان پانی کے اندر ہو اور غسل کی نیت کرنے کے بعد بدن کو حرکت دے تب بھی اس کا غسل صحیح ہے۔

غسلِ ارتماسی کرنے کے لیے ضروری ہے ———

کہ

لازمی طور پر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں ممکن ہو کہ پورا بدن ایک دم پانی کے اندر چلا جائے۔

چنانچہ ———

فوارے یا اس کے مانند اشیاء کے نیچے غسل ارتماسی ممکن نہیں ہے۔

اسی طرح اگر حوض یا دریا میں اس طرح ڈبکی لگائے کہ پیر یا جسم کا کوئی حصہ زمین پر ٹکا رہے تب بھی غسل ارتماسی صحیح نہیں ہوگا۔[1]

۲ ●— غسلِ ترتیبی کا طریقہ:

غسلِ ترتیبی کا طریقہ یہ ہے کہ انسان نیت کے بعد پہلے سر اور گردن پھر بدن کے دائیں حصہ کو شانے سے پیر تک ———

اور

اس کے بعد بدن کے بائیں حصے کو شانے سے پیر تک دھوئے۔

البتہ،

---

[1] توضیح: مسئلہ ۳۶۷، ۳۶۸

یہ یقین حاصل کرنے کے لیے کہ بدن کا ہر حصہ دھل گیا ہے، ہر حصہ کو دھوتے وقت دوسرے حصے کا کچھ حصہ بھی دھولے۔

بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ بدن کا دایاں حصہ دھوتے وقت گردن کا پورا دایاں حصہ ———

نیز

بدن کا بایاں حصہ دھوتے وقت گردن کا پورا بایاں حصہ بھی دھو ڈالے۔

اور اگر عمداً یا بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اس ترتیب ———

(یعنی پہلے سر و گردن، پھر دایاں حصہ اور اس کے بعد بایاں حصہ دھونے کی ترتیب)

پر عمل نہ کرے تو غسل باطل ہو جائے گا۔[1]

یاد دہانی:

۱۔ غسل جبیرہ بھی وضو جبیرہ کی طرح ہے (یعنی جن مقامات پر پانی پہنچانا مضر ہے وہاں کپڑا یا پھایا رکھ کر گیلے ہاتھ سے پھایا کے اوپر سے مسح کر دیا جائے)

لیکن ضروری ہے ———

کہ،

---

[1] توضیح: مسئلہ ۳۶۱، ۳۶۳

غسلِ جبیرہ، ترتیبی طریقۂ کار سے بجا لایا جائے [1]

۲: بعض موقعوں پر غسل بہ صورتِ ارتماسی اور بعض صورتوں

میں ترتیبی طریق کار سے بجا لانا ضروری ہوتا ہے۔

اور

ان کے علاوہ باقی موقعوں پر غسل کرنے والے کو اختیار ہے

کہ وہ دونوں میں سے جس طریقہ سے چاہے غسل انجام دے۔

جن موقعوں پر غسل بہ صورتِ ترتیبی انجام دینا ہوتا ہے وہ

یہ ہیں:-

الف: اگر کوئی شخص واجب روزہ رکھے ہوئے ہو

یا

حج یا عمرہ کے لیے احرام باندھ چکا ہو

تو

ایسی صورت میں وہ اگر غسل کرنا چاہے تو اسے ترتیبی طریقہ

ہی سے غسل کرنا ہوگا۔

چنانچہ

اگر وہ ایسی صورت میں عمداً ارتماسی طریقہ سے غسل انجام

---

[1] توضیح: مسئلہ ۳۳۹۔ یعنی جسم کے جس حصہ کو دھوئے اس حصہ میں زخم والے حصہ پر پھایا رکھ کر اس پر اسی دوران مسح کرے جس دوران اس حصہ کو دھو رہا ہے مثلاً اگر چہرہ پر کوئی ایسا زخم ہے جس پر پانی ڈالنا مضر ہے تو اس پر پھایا لگائے اور جس وقت سر سے گردن تک کے حصہ کو دھونے میں مشغول ہو اس وقت اس پھائے کے اوپر مسح بھی کرے (رسیدہ)

دے گا تو اس کا غسل باطل ہو جائے گا

البتہ

اگر بھولے سے ارتماسی طریقہ پر غسل کرے تو اس کا غسل صحیح ہو گا۔[1]

ب : اگر کسی کے اعضاء غسل میں سے کوئی ایک عضو جبیرہ ہو تو اسے ترتیبی غسل کرنا ہو گا۔

اس صورت میں ارتماسی طریقہ سے غسل کرنے سے غسل باطل ہو جائے گا[2]

اور

کبھی کبھار غسل ارتماسی متعین ہو جاتا ہے۔

یہ ایسے موقعہ پر ہوتا ہے جب مثال کے طور پر نماز کا وقت ختم ہو رہا ہو اور اگر غسل ترتیبی بجالایا جائے تو نماز قضا ہونے کا امکان ہو اور ساتھ ہی غسلِ ارتماسی کا امکان موجود ہو اور غسلِ ترتیبی سے کم وقت میں انجام پا سکتا ہو ایسی صورت میں غسل ارتماسی ہی کرنا ہو گا[3]

---

[1] توضیح : مسئلہ ۳۷۱

[2] توضیح : مسئلہ ۲۳۹

[3] عروۃ : فصل فی کیفیۃ الغسل ۔ و احکام الغسل ۔ مسئلہ ۲

۲ ● غسلِ جنابت کے مستحبات :

۱: اگر جنابت سوتے یا جاگتے ہیں منی نکلنے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہو تو غسل سے پہلے پیشاب کر کے استبراء کرنا۔

۲: تین مرتبہ ہاتھوں کا کلائی یا آدھے ہاتھ یا کہنی تک دھونا اس میں غسل ترتیبی و ارتماسی کا فرق نہیں ہے۔

۳: ہاتھوں کو دھونے کے بعد ایک یا تین مرتبہ کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔

۴: بدن کے مختلف حصے دھوتے وقت جسم پہ ہاتھ پھیرنا تاکہ یقین ہو جائے کہ پانی ہر جگہ اچھی طرح پہنچ گیا ہے۔

۵: جسم کے ہر حصہ کو تین مرتبہ دھونا۔

۶: اللہ کا نام لینا۔ "بسم اللہ" یا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کہنا۔ لیکن دوسرا بہتر ہے۔

۷: غسل کے دوران پڑھی جانے والی دعاؤں کا پڑھنا مثلاً یہ کہ کہے :

اَللّٰھُمَّ طَہِّرْ قَلْبِیْ وَتَقَبَّلْ سَعْیِیْ وَاجْعَلْ مَا عِنْدَكَ خَیْراً لِی وَاشْرَحْ صَدْرِیْ وَاجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَیْكَ۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِی طَہُوراً وَشِفَاءً وَنُوراً اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔

پروردگارا!

میرے دل کو پاک و پاکیزہ کردے ، میری کوششوں کو قبول فرمالے اور جو کچھ تیرے پاس ہے اسے میرے لیے خیر و بھلائی بنادے۔ میرا دل کشادہ فرمادے اور میری زبان پر مدح و ثنا جاری کردے۔

بارالہا!

اس (غسل) کو میرے لیے پاکیزگی، شفا اور نور قرار فرمادے۔

بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

لیکن ———

اگر یہ دعا غسل انجام دینے کے بعد پڑھے تو زیادہ بہتر ہے۔

۸ : موالات یعنی اعمال غسل کو وقفہ کے بغیر پے در پے بجا لانے کا خیال رکھنا۔[1]

اور غسل ترتیبی میں جسم کا اوپر سے نیچے کی طرف دھونا۔

۴ —●— غسل ارتماسی و ترتیبی کے فرق:

ارتماسی	ترتیبی
۱۔ غسل سے پہلے تمام بدن کا پاک ہونا ضروری ہے سوائے اس صورت کے کہ	ضروری نہیں ہے کہ غسل سے پہلے تمام بدن پاک ہو بلکہ جائز ہے کہ بدن کے ہر حصّہ کو

---

[1] عروۃ: فصل فی مستحبات غسل الجنابۃ۔

ارتماسی

پانی میں داخل ہونے پر نجاست دور ہو جائے۔

۲- اگر غسل کے بعد کسی عضو میں کوئی ایسی چیز نظر آئے جو جسم تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ کا سبب ہو تو غسل باطل ہے۔

ترتیبی

غسل دینے سے پہلے پاک کر لیا جائے[1]

اگر غسل کے بعد جسم کے کسی عضو میں کوئی ایسی چیز نظر آئے جو جسم تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ کا سبب ہو تو یہ دیکھا جائے گا کہ یہ بدن کے کس حصہ میں ہے چنانچہ:

ا- اگر یہ چیز بدن کے بائیں حصے میں ہو تو اس کو دور کر کے صرف بائیں حصے کو غسل کی نیت سے دھو دیا جائے گا اور غسل صحیح ہو جائے گا۔

ب- اگر یہ چیز بدن کے دائیں حصہ میں ہو تو اس کو دور کر کے پہلے دائیں حصہ کو پھر بائیں حصہ کو غسل کی نیت سے دھو دیا جائے گا اور غسل صحیح ہو جائے گا۔

ج- اگر یہ چیز سر یا گردن میں

---

[1] عروۃ: فصل فی احکام الغسل مسئلہ ۵ و توضیح مسئلہ ۳۷۲

ترتیبی	ارتماسی
ہو تو اسے دُور کر کے پہلے سر و گردن پھر بالترتیب دائیں اور پھر بائیں حصے کو غسل کی نیت سے دھو دیا جائے گا اور غسل صحیح ہو جائے گا۔ اگر غسل کے بعد معلوم ہو کہ بدن کا کوئی حصہ نہیں دھلا ہے۔ لیکن یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ حصہ کون سا ہے تو دوبارہ غسل کرنا ہوگا۔	

۵ ● غسلِ ترتیبی و ارتماسی کے مشترک احکام

۱۔ غسل میں اگر بال کی نوک کے برابر بھی بدن کا کوئی حصہ دُھلنے سے رہ جائے تو غسل باطل ہے۔

البتہ بدن کے وہ حصے جو دکھائی نہیں دیتے مثلاً کان کا اندرونی حصہ یا نتھنوں کا اندرونی حصہ۔ تو ان کا دھونا واجب نہیں ہے۔

اسی طرح اگر کسی مقام کے بارے شک ہو کہ وہ بدن کا ظاہری حصہ ہے یا اندرونی، تو اس کا دھونا بھی ضروری نہیں ہے۔

البتہ،

احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ اسے بھی دھو لیا جائے۔

چنانچہ

اگر گوشواروں یا بندوں یا ناک کی کیل وغیرہ کے سوراخ اتنے کھلے ہوں کہ ان کا اندرونی حصہ نظر آئے تو اس کو دھونا ضروری ہے۔

لیکن

اگر دکھائی نہ دے تو ان کے داخلی حصہ کا دھونا ضروری نہیں ہے[1]

۲ : غسل میں ان چھوٹے بالوں کا دھونا ضروری ہے جو بدن کا جزو حساب ہوتے ہیں۔

اور

احتیاط کے طور پر لمبے بالوں کا دھونا بھی ضروری ہے۔

البتہ

عروہ میں لمبے بالوں کو دھونے کے لیے احتیاط واجب کا حکم ہے[2]

اگر کوئی شخص ـــــــــــ

تمام والے کو پیسے نہ دینے کا ارادہ رکھتا ہو۔

یا ـــ حرام پیسے سے حمام کی اجرت ادا کرنے کی نیت کرے۔

یا ـــ ایسے پیسے سے حمام کی اجرت ادا کرنے کا ارادہ کرے جس کا خمس ادا نہ کیا گیا ہو۔

---

[1] توضیح : مسئلہ ۳۷۴ - ۳۷۶

[2] توضیح : مسئلہ ۳۷۹

یا ـــــ جانتا ہو کہ حمام کا مالک ادھار پر راضی نہیں ہے مگر یہ ادھار کی نیت کرے۔

تو ان تمام صورتوں میں اس کا غسل باطل ہوگا۔

چاہے ـــــــ

آخری صورت میں، بعد میں حمام کا مالک ادھار پر راضی ہی کیوں نہ ہو جائے۔

۴: اگر حمام والا راضی ہو کہ نہانے کی اجرت ادھار رہے لیکن غسل کرنے والے کا ارادہ ہو کہ:

یا تو وہ اس کے پیسے دے گا ہی نہیں۔

یا حرام رقم سے اس کا قرض ادا کرے گا۔

تب بھی اس کا غسل باطل ہے۔

۵: اگر شک کرے کہ غسل کیا ہے یا نہیں تو غسل ضروری ہوگا۔ البتہ اگر غسل کے بعد شک کرے کہ اس کا غسل صحیح تھا یا نہیں تو دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے [۱]

۶: اگر غسل کے درمیان حدثِ اصغر صادر ہو جائے،

مثلاً ـــــــ

پیشاب یا پاخانہ کرلے،

تو ـــــــ

غسل باطل نہیں ہوگا۔ البتہ غسل جنابت کی صورت میں

---

[۱] توضیح: مسئلہ ۳۸۵

غسل کے بعد نماز کے لیے وضو کرنا ہوگا[۱]

۷ : اگر اس خیال سے کہ غسل اور نماز کے لیے کافی وقت موجود ہے، نماز کے لیے غسل کرے،

اور

غسل کے بعد معلوم ہو کہ اس کے پاس غسل بھر کا وقت نہیں تھا تو غسل صحیح ہے[۲]

۸ : جس پر کئی غسل واجب ہوں

تو

وہ ان تمام غسلوں کی نیت سے ایک ہی غسل بھی انجام دے سکتا ہے۔

اور

ہر ایک کے لیے الگ الگ غسل بھی کرسکتا ہے[۳]

۶ ● وضو اور غسل کا فرق

وضو	غسل
۱۔ ضروری ہے اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے۔[۴]	ضروری نہیں ہے کہ اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے۔[۵]

۱؎ توضیح : مسئلہ ۳۸۶

۲؎ توضیح : مسئلہ ۳۸۷

۳؎ توضیح : مسئلہ ۳۸۹

۴؎ توضیح : مسئلہ ۲۴۳

۵؎ توضیح : مسئلہ ۳۸۰

وضو	غسل
۲- ضروری نہیں کہ گھنے بالوں کے نیچے کھال تک پانی پہنچایا جائے۔ [1]	ضروری ہے کہ گھنے بالوں کے نیچے بھی کھال تک پانی پہنچایا جائے۔ [2]
۳- موالات یعنی افعال کا پے درپے انجام دینا شرط ہے۔ [3]	سوائے مستحاضہ و مسلوس و مبطون کے کہ ان کے لیے موالات شرط نہیں ہے۔ [4]
۴- اگر بعد کے عضو کو دھوتے ہوئے بھی شک کرے کہ پہلے والے عضو کا حصہ دھویا تھا یا نہیں تو ضروری ہے کہ گزشتہ حصہ کو دھوئے البتہ یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک کہ کثیر الشک نہ ہوا ہو اور اگر کثیر الشک ہو تو اپنے شک پر توجہ نہ دے۔ [5]	غسل ترتیبی میں اگر بعد والی طرف کو دھونا شروع نہ کیا ہو اور شک کرے کہ اس طرف کا کچھ حصہ دھویا ہے یا نہیں تب تو اسے دھوئے لیکن اگر دوسری طرف کو دھونا شروع کرنے کے بعد گزشتہ طرف کے کسی حصے کے بارے میں شک کرے تو اس کا دھونا ضروری نہیں ہے۔ [6]

۱- توضیح: مسئلہ ۳۴۰

۲- توضیح: مسئلہ ۳۷۴

۳، ۴- عروۃ: فصل فی احکام غسل الجنابۃ- مسئلہ ۸

۵، ۶- عروۃ: فصل فی احکام غسل الجنابۃ: مسئلہ ۱۱ و توضیح مسئلہ ۳۷۴

وضو

۵۔ ہر قسم کے وضو سے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ [1]

۶۔ اگر وضو کے بعد اعضاء وضو میں سے کسی عضو میں کوئی ایسا مانع یا رکاوٹ دیکھے جس کے سبب جسم تک پانی نہ پہنچا ہو اور یقین ہو کہ یہ مانع وضو کے وقت موجود تھا اور اس کے سبب موالات

غسل

البتہ اگر بائیں طرف کے کسی حصے کے بارے میں شک کرے کہ اسے دھویا ہے یا نہیں تو خواہ یہ شک وقت گزرنے کے بعد ہو تب بھی اس حصے کو غسل کی نیت سے دھوئے۔

ہر غسل سے نماز نہیں پڑھی جا سکتی بلکہ صرف غسل جنابت سے نماز پڑھی جا سکتی ہے اور اس کے بعد وضو نہیں کیا جا سکتا۔ باقی غسلوں کے بعد وضو ضروری ہے۔ [2]

ایسی صورت میں غسل ارتماسی باطل ہے لیکن غسل ترتیبی باطل نہیں ہوگا۔ بلکہ غسل ترتیبی و ارتماسی کے فرق کو بیان کرتے ہوئے جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق عمل کیا

---

[1] توضیح: مسئلہ ۳۲۲

[2] توضیح: مسئلہ ۳۹۱

غسل	وضو
جائے گا۔[2]	ٹوٹ گئی ہے تو وضو باطل ہے۔[1]

[1,2] توضیح: مسئلہ: ۲۹۰، ۳۶۵، ۳۹۶

ساتواں حصّہ

سوال وجواب

سوال ۱:

اگر کوئی خاتون یا بچی حائض ہو تو کیا اسے اپنے وہ تمام کپڑے پاک کرنا ہوں گے جو اس نے مدت حیض کے دوران پہنے تھے یا وہ غسل کے بعد ان ہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے ؟

جواب :

اگر اس کے کپڑے حیض کے خون یا کسی اور نجاست کے سبب نجس ہو گئے ہوں تو اسے نماز کے لیے ان کپڑوں کو پاک کرنا ہو گا ورنہ وہ ان ہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے ۔

سوال ۲:

کیا حائض کا پسینہ نجس ہے ؟

جواب :

جی نہیں، نجس نہیں ہے ۔

سوال ۳ :

کیا حائض خاتون جب بھی خونِ حیض سے پاک ہو تو غسل کرے خواہ جفت دنوں ہی میں کیوں نہ ہو، یا صبر کرے اور فرد دنوں میں غسل کرے، کیونکہ کہتے ہیں کہ پانچویں، ساتویں یا اسی طرح کے کسی دن غسل کرے ؟

جواب :

خواتین جب بھی خون حیض سے پاک ہوں لازمی طور پر اس کے بعد کی نماز کے لیے غسل کریں۔

سوال ۴ :

دورانِ حیض خون جذب کرنے کے لیے استعمال کیے جانے والے پیڈز یا کپڑے کو صاف کرنا ضروری ہے یا نہیں ؟ کیونکہ کہتے ہیں کہ اگر انھیں صاف نہ کیا جائے تو غسل باطل ہو جائے گا ؟

جواب:

استعمال کے بعد پیڈز یا کپڑے کی صفائی ایک اخلاقی مسئلہ ہے اور اس کا غسل کی صحت و عدم صحت سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

سوال ۵ :

کیا حائض خاتون یا جنب مرد و زن دعائے کمیل یا دعائے توسل پڑھ سکتے ہیں ؟

جواب:

زنِ حائض اور جنب مرد و زن دعائے کمیل و توسل پڑھ سکتے ہیں لیکن چونکہ دعائے کمیل میں جملہ " اَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِناً کَمَنْ کَانَ فَاسِقاً لَا یَسْتَوُوْنَ "۔ اس سورہ کی آیت ہے جس میں سجدہ واجب ہے۔ اس لیے فقط اس جملہ کو نہیں پڑھ سکتے لیکن باقی دعائے کمیل اور دعائے توسل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ ضروری ہے کہ ان دونوں دعاؤں کو پڑھتے وقت ان کے بدن کا کوئی حصہ اللہ، پیغمبروں یا ائمہ علیہم السلام کے اسماء سے نہ چھوئے لے

سوال ۶:

کیا حائض کلاسِ درس خصوصاً علوم دینی کے درس میں حاضر ہو سکتی ہے اور آیات و روایات لکھ سکتی ہے؟

جواب:

اگر کلاس مسجد میں نہ ہو تو شرکت کر سکتی ہے۔ البتہ اگر لکھتے ہوئے اس کے بدن کا کوئی حصہ آیاتِ قرآنی اور اسماء خدا وغیرہ سے مس نہ ہو تو لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال ۷:

کیا حائض شہداء کی قبور پر جا کر فاتحہ پڑھ سکتی ہے؟

جواب:

قبرستان اور شہداء کے مزار پر جانے اور فاتحہ پڑھنے میں حائض

لے عروۃ: فصل مایحرم علی الجنب: مسئلہ ۵

کے لیے کوئی حرج نہیں ہے البتہ فقط اس حد تک حکم ہے کہ حائض اور جنب کے لیے محتضر یعنی ایسے شخص کے بالین پر رہنا مکروہ ہے جو جان کنی کے عالم میں ہو۔ لیکن میت کے غسل وکفن و دفن کے مواقع پر اس کی موجودگی میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

سوال ۸:

کیا حائض، امام زادوں کے حرم میں جا سکتی ہے؟

جواب:

ائمہ علیہم السلام کے حرم میں حائض کا ٹھہرنا، احتیاط واجب کے طور پر جائز نہیں ہے لیکن امام زادوں کے حرم کے سلسلہ میں بہتر یہ ہے کہ وہاں نہ ٹھہرے۔ البتہ حرام نہیں ہے۔

سوال ۹:

ایک خاتون اگر کسی ایسے شہر جائے جو اس کا وطن نہیں ہے اور وہاں دس دن رہنے کی نیت کرے لیکن پہلے پانچ دن حیض دیکھے تو کیا جب باقی پانچ دنوں میں وہ وہاں نماز پڑھے ان دنوں کی نمازیں اس کے لیے قصر ہوں گی یا تمام؟

جواب:

اگر وہ دس دن رکنے کا ارادہ کرے تو خواہ وہ پانچ دن نماز پڑھے تب بھی اسے پوری نماز پڑھنا ہوگی۔

---

[1] توضیح: مسئلہ ۵۴۰

سوال ۱۰ :

اگر کوئی عورت دورانِ سفر مثلاً ریل میں حیض سے پاک ہو اور وہاں پانی نہ ملے تو وہ نماز کے لیے کیا کرے ؟

جواب :

اگر پانی نہ ملے تو وہ غسل حیض کے بجائے تیمّم کرے اور وضو کرے نیز جسم کو پاک کرنے کے بعد نماز پڑھے لیکن جب بھی پانی مل جائے تو وہ غسل حیض بجالائے ۔

سوال ۱۱ :

کیا خون استحاضہ فقط خواتین ہی دیکھتی ہیں یا بچیاں بھی خونِ استحاضہ دیکھتی ہیں ؟

جواب :

استحاضہ خواتین سے مخصوص نہیں ہے بلکہ بچیاں بھی خون استحاضہ دیکھ سکتی ہیں ۔ حتیٰ کہ جس طرح پہلے بتایا جاچکا ہے اگر بچی نو سال سے پہلے خون دیکھے تو وہ استحاضہ ہو گا ۔

سوال ۱۲ :

خواتین اگر زرد رنگ کا دھبہ دیکھیں اور انھیں شک ہو کہ یہ خون استحاضہ ہے یا کوئی دوسری رطوبت ہے تو اس زرد رنگ کے دھبہ کا حکم کیا ہو گا ؟

جواب :

اگر شک ہو کہ خون ہے یا کوئی اور رطوبت تو وہ خون نہیں ہو گا ۔

سوال ۱۳ :

خون کے علاوہ جو رطوبتیں عورت کے رحم سے نکلتی ہیں کیا وہ پاک ہیں ؟

جواب :

تمام وہ رطوبتیں جو خواتین کے رحم سے نکلتی ہیں اگر وہ پیشاب اور خون کے علاوہ ہوں نیز بغیر شہوت کے نکلیں اور مخرج (نکلنے کی جگہ) پہلے سے پاک ہو تو وہ پاک ہیں ورنہ نجس۔

سوال ۱۴ :

عورتوں کے لیے بدن کے فالتو بالوں کی صفائی کے لیے بلیڈ یا اُسترے کا استعمال کرنا کیسا ہے ؟

جواب :

کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ کریم استعمال کرنے میں ایسے فائدے ہیں جو بلیڈ استعمال کرنے میں نہیں ہیں بلکہ بلیڈ کے استعمال سے کبھی کبھی نقصان بھی ہوتا ہے۔

سوال ۱۵ :

عورت کے لیے ایسی جگہ وضو کرنا کیسا ہے جہاں کوئی نامحرم اس کو دیکھ رہا ہو ؟

جواب :

گناہ ہے۔ مگر وضو درست رہے گا۔ [1]

---

[1] عروۃ : فی شرائط الوضو مسئلہ ۳۰

سوال ۱۶:

کیا بہنوئی، جیٹھ و دیور باقی نامحرموں کی طرح ہیں اور ان سے بھی دوسروں کی طرح پردہ کرنا ضروری ہے ؟

جواب:

ان رشتوں میں اور باقی نامحرموں میں کوئی فرق نہیں ہے اور ضروری ہے کہ خواتین ان رشتہ داروں سے بھی اسی طرح پردہ کریں جس طرح وہ دوسرے نامحرموں سے کرتی ہیں۔ مثلاً کسی خاتون کو حق نہیں ہے کہ اپنے رشتہ داروں کے سامنے موزے کے بغیر چلے پھرے۔

سوال ۱۷:

کیا خواتین استحاضۂ قلیلہ سے پاک ہونے کے بعد غسل کریں ؟

جواب:

استحاضۂ قلیلہ کے لیے غسل نہیں ہے۔

سوال ۱۸:

جو خواتین حیض کی عادت کے بعد بلا فاصلہ استحاضہ کا خون دیکھیں تو کیا انھیں استحاضہ کا خون دیکھنے کے باوجود حیض ختم ہونے پر غسل حیض کرنا ہوگا یا نہیں۔

جواب:

جی ہاں! حیض ختم ہونے کے بعد غسل ضروری ہے۔ اس کے بعد استحاضہ جس قسم سے ہو (قلیلہ، متوسطہ، کثیرہ) وہ اس کے مطابق اپنے وظیفہ پر عمل کرے۔

سوال ۱۹ :

حیض کی حالت میں نکاح پڑھا جاسکتا ہے یا نہیں ؟

جواب :

کوئی حرج نہیں ، البتہ حالت حیض میں طلاق اپنی شرائط کے ساتھ باطل ہے ۔

سوال ۲۰ :

کہتے ہیں کہ زچہ ، بچہ کے پیدا ہونے کے چالیسویں دن چلّہ کا غسل کرے کیا یہ صحیح ہے ؟

جواب :

اگر خون رک چکا ہو تو چالیسویں کے دن غسل کا کوئی مفہوم نہیں ہے اور اگر خون جاری رہے تو اس وقت وہ اپنے اس وظیفہ پر عمل کرے جو احکام نفاس میں مفصلاً بتائے جا چکے ہیں ۔ البتہ چلہ کا غسل کوئی معنی نہیں رکھتا ۔

سوال ۲۱ :

خواتین کے لیے نامحرم مردوں کا دیکھنا کیسا ہے ؟

جواب :

خواتین کے لیے نامحرم مرد کے چہرہ اور کلائی تک ہتھیلیوں کے علاوہ جسم کے کسی بھی حصہ کا دیکھنا حرام ہے خواہ لذت کی نیت سے ہو یا لذت کے ارادہ کے بغیر ہو ۔ البتہ چہرہ اور ہتھیلیوں پر اگر لذت کی نیت سے نظر کرے تو حرام ہے اور اگر لذت کے ارادہ کے بغیر نگاہ کرے تو جائز ہے ۔

سوال ۲۲:
نامحرم مرد کے لیے نامحرم خاتون کی باتیں سُننا کیسا ہے ؟
جواب:
اگر ریبہ، لذت یا گناہ کا ارادہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔
سوال ۲۳:
خاتون کا نامحرم مرد سے گفتگو کرنا کیسا ہے ؟
جواب:
اگر اس کی گفتگو کا انداز ہیجان آور نہ ہو تو حرام نہیں ہے ورنہ حرام ہے۔
سوال ۲۴:
خواتین کے زیورات مثلاً چوڑیوں وغیرہ کا نظر آنا کیسا ہے ؟
جواب:
جائز نہیں ہے۔

فہرست ماخذ

① ـــــ تحریر :

امام خمینی ،

آیۃ اللہ العظمیٰ سید روح اللہ الموسوی الخمینی مدظلہ العالی ۔

تحریر الوسیلہ ـــــ مطبعۃ الآداب فی النجف الاشرف سنہ ندارد

② ـــــ توضیح :

امام خمینی ،

رسالہ توضیح المسائل ـــــ انتشارات محراب ـــــ سنہ ندارد

③ ـــــ رسالہ نوین :

امام خمینی ،

ترجمہ و توضیح از عبدالکریم بی آزار شیرازی ۔

رسالہ نوین ـــــ تہران ـــــ طبع جدید

④ ـــــ عروۃ :

یزدی ؛

آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد کاظم طباطبائی یزدی طیب اللہ ثراہ

عروۃ الوثقیٰ ،

باحواشی امام خمینی ومراجع دیگر

مکتبۃ العلمیۃ الاسلامیہ ـ سوق شیرازی

تہران ـــ سنہ ندارد

⑤ ـــــ مجمع المسائل :

گلپایگانی ،

آیۃ اللہ محمد رضا گلپایگانی دامت برکاتہ

مجمع المسائل ـــــــ قم ـــ سنہ ندارد

فہرستِ مضامین

فہرست

صفحہ نمبر

نذرانۂ عقیدت ———— ۳
تقریظ ———— ۷
عرضِ ناشر ———— ۱۱
عرضِ مترجم ———— ۱۵

پہلا حصہ:
پوشش (بدن چھپانا) ———— ۲۱
(۱) بدن چھپانے کی حد ———— ۲۲
(۲) لباس کی شرطیں ———— ۲۸

دوسرا حصہ:
حیض: ———— ۳۵
(۱) حیض کیا ہے؟ ———— ۳۶
(۲) خونِ حیض کی نشانیاں ———— ۳۷
(۳) خونِ حیض کے شرائط ———— ۳۷
(۴) حائض خواتین کی قسمیں ———— ۴۶
(۵) عادت متحقق ہونے کا معیار ———— ۴۹
(۶) حیض کی تشخیص کا ملاک ———— ۵۱
(۷) خونِ حیض بند ہونے کے بعد عورت کا فریضہ ———— ۵۸
(۸) حائض کے احکام ———— ۶۳

تیسرا حصہ :

استحاضہ : ——— ۷۱

(۱) استحاضہ کیا ہے ؟ ——— ۷۲

(۲) خونِ استحاضہ کی علامتیں ——— ۷۲

(۳) استحاضہ کی قسمیں ——— ۷۳

(۴) ہر نماز سے پہلے مستحاضہ کا فریضہ۔ ——— ۷۴

(۵) مستحاضہ کے احکام ——— ۷۵

چوتھا حصہ :

جنابت : ——— ۸۳

(۱) جنابت کے اسباب ——— ۸۴

(۲) جو چیزیں جنب پر حرام ہیں۔ ——— ۹۲

(۳) جو چیزیں جنب پر مکروہ ہیں۔ ——— ۹۶

(۴) وہ چیزیں جن کی صحت کا دارومدار غسل جنابت پر ہے۔ ——— ۹۷

پانچواں حصہ :

نفاس : ——— ۱۰۱

(۱) نفاس کیا ہے ؟ ——— ۱۰۲

(۲) نفاس کی تشخیص کا ملاک ——— ۱۰۴

۳	خواتین نفاس کے بعد جو خون دیکھتی ہیں اس کا حکم	۱۰۶
۴	خون نفاس بند ہو جانے کے بعد خواتین کا فریضہ	۱۰۸
۵	جو چیزیں نفساء پر حرام مکروہ یا مستحب ہیں	۱۰۸

چھٹا حصہ:

	غسل کا طریقہ:	۱۱۱
۱	غسلِ ارتماسی کا طریقہ	۱۱۲
۲	غسلِ ترتیبی کا طریقہ	۱۱۳
۳	غسلِ جنابت کے مستحبات	۱۱۷
۴	غسلِ ارتماسی و ترتیبی کے فرق	۱۱۸
۵	غسل ترتیبی و ارتماسی کے مشترک احکام	۱۲۰
۶	وضو اور غسل کا فرق	۱۲۳

ساتواں حصہ:

سوال و جواب:	۱۲۷
فہرست مآخذ	۱۳۷
فہرست	۱۴۱

ZAHRA INSTITUTE OF ADVANCE
RESEARCH & TRAINING
ZAHRA(S.A.) ACADEMY KARACHI
LIBRARY.

Please return books on date mentioned below

ZAHRA INSTITUTE OF ADVANCE
RESEARCH & TRAINING
ZAHRA(S.A.) ACADEMY KARACHI
LIBRARY.

Title: آسان مسائل

Acc. No.: 148

Date	Issue	Sign.
30/5/09	Syeda Urooj-e-Farwa	Farwa

ZAHRA INSTITUTE OF ADVANCE
RESEARCH & TRAINING
ZAHRA(S.A.) ACADEMY KARACHI
LIBRARY.

Book can be retained for the period permitted by the rules governing the class of your member ship.

No book shall be issued to a defaulting borrower, unless he/ she has returned the book already with him/ her.

Books lost, defaced or injured shall have to be replaced or paid for by the borrowers.

واقعہ کربلا اور حسینیؑ تحریک کے مختلف پہلوؤں پر ہماری مطبوعات

حسینؑ شناسی
فکر حسینؑ کی الف۔ ب
صحیفہ وفا حضرت ابوالفضل عباسؑ
فلسفہ عزاداری و قیام امام حسینؑ
انقلاب حسینؑ
آمریت کے خلاف ائمہ طاہرینؑ کی جدوجہد
قیام امام حسینؑ کا جغرافیائی جائزہ
تفسیر سیاسی قیام امام حسینؑ
اصول عزاداری
مثالی عزاداری کیسے منائیں؟
عزاداری کیوں؟
سوانح امام حسینؑ
آداب اہل منبر
صدائے حضرت سجادؑ
عزاداری ایک تحقیقی جائزہ
قیام امام حسینؑ غیر مسلم دانشوروں کی نظر میں
تفسیر عاشورا

مقتل حسینؑ
عاشورا میں خواص کا کردار اور عبرتیں
مجاہد اعظم
پیام شہیداں
تحریف شناسی عاشورا
عنوان عاشورا
معجم کتب، حیاۃ و قیام امام حسینؑ
اسرار قیام امام حسینؑ اور ہماری ذمہ داریاں
انتخاب مصائب، ترجیحات ترمیحات
مجالس امام حسینؑ
حماسہ حسینی (۱)(۲)
حماسہ حسینی (۳)
قیام عاشورا
قیام امام حسینؑ، اسباب و نتائج
صحیفہ کربلا
عاشورا اور خواتین
نمونہ صبر حضرت زینبؑ